

جلد ۳۱۳۵

ہو اللہ الغنی
گلدستہ مصطفوی معروف بہ اشعار عشقی

قوله تعالى

أَذْعُوزُكُمْ لَضَرَّتْ عَا وَحُفِيَّةٌ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَأَذْعُوزُكُمْ خَوْفًا وَطَمَاحًا
فَإِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِمَّنِ الْعُتْبَيْنِ أَدْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

يَا أَدْعُوكَ عِبَادِي عَنِّي يَا قَرِيبَ أَحْبَبْتُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَا
فَلْيَسْتَجِيبُوْنِي وَالَّذِينَ يَسْتَجِيبُونَ لَكُمْ لَكُمْ يَرْشِدُونَ

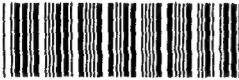
قصیدہ جامع الدعوات حاوی جمیع مطالب و مرادات ہر گاہ حضرت قاضی الحاجات و رفیع
الدرجات متخص بیان ایمان و اسلام و اعتقادات و مکارم اخلاق و حسن عادات و اعتنا
بکبار و سیئات و طلب مقاصد صوری و معنوی و سایر حسنات فی الحیات و بعد المات مع
صاید نفسیہ و نفس و غزلیات طبع را بندہ پر ظنا غلام مصطفی متخلص عشقی متوطن
خدا آباد بیدر حال ساکن حیدر آباد دکن جو مختصر طور پر طبع کر اے گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
و موعود ہو تو دوسرے قصاید اور غزلیات وغیرہ ہی من بعد طبع کرانا ہو گا۔

کیونکہ زمانہ ترمو یہ گلدستہ کی بہار
حمد خدا و نعمت نبی کے ہیں اس میں پہول

در مطبع نور الاسلام طبع گردید

U56362

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56362

CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انت المبین وایک نستعین

تقصیدہ جامع الدعوات بدرگاہ قاضی الحاجات طبرزد ہندہ برخطا غلام مصطفیٰ متخلص
رباعی ولہ

نکھار زبان ہے قل ہو اللہ احد
بس فضل کا قول کہ لکھ دو لکھ دو لکھ دو
اور تذکرہ جان ہے کہ اللہ احد
دل کہتا ہے کہ لکھ دو لکھ دو لکھ دو

مطلع قصیدہ جامع الدعوات

جیاں کیا ہو سکے جسے تری حمد و ثنا یا رب
کونہیں تو ہی نے پیدا یہ سب ارض و سما یا رب
نہیں خالق جاو کوئی ہی تیرے سوا یا رب
تو اول ہے مگر نہ کہو نہیں ہے ابتدا یا رب
تو ظاہر ہے نظر آتا نہیں پر ایک جا یا رب
جو تیری ذات یکتا پاک ہر اک عیب علت سے
کہ تیری ذات ہے ہمسایہ ہر عین و
ترے ہر عین ہم اور تو ہمارا ہے خدا
نہیں رازق ہمارا دو میرا میں دو میرا
تو آخر ہے مگر تیری نہیں ہے انتہا
تو باطن ہے کسی جا پر نہیں ہے پر چہا
صفائیں ہر تیری پاکیزہ سب بے انتہا

عاقبت سب تیری جو کچھ میں اپنی قدیمی ہیں
 ہمارے ہوا نامجو سب باتوں کی قدرت تو
 جیتے ہیں نیک و بد وہ تو سننا ہی مشک
 کو کچھ اول و آخر ہوا ان سب کی خبر نیکو
 میں ان بات تیرے اور نہ ہے فرزند و رنگ
 میں کی شریک ضد و مذنی ہے محمد تیسرا
 تقدیر اور منزل تو ہر اک و جم و گمان سے ہے
 ترے خزانہ یک ذرہ ہی حرکت کر نہیں سکتا
 تو مالک ہی تو اس کا حکم مصلحت سے ہے
 ایاں سے اور مکان سے پاک اگر جودات تیری ہے
 شامی تو نے یک قطرہ سے کیا کیا گوہر تابان
 جود و جلال عقل و دین زبان و گوش و چشم و دل
 رشتے ہیں جبر سے پاک ہیں وہ جرم و عیب سے
 تابین دنیا پر تو نے جو جو کہ ہیں نازل کی
 معنی اللہ سے لیکر بے پلے تا اٹھ و رسل
 محمد مصطفیٰ کو کر کے ختم المرسلین آخر
 حاجت محمد مصطفیٰ کی نیکو اور سب کو
 عاجز مانگتے ہیں تجھے ہم کہ مستجاب او سکھ

تو زندہ ہے ہمیشہ اور نہیں نیکو فنا یا رب
 وہی کراچی تو لا رب جو ہے جاستا یا رب
 جو کچھ ہمارا کچھ سب وہ تو ہے ویکٹنا یا رب
 ہی جو کچھ ہر دالین ہے وہ تو جانا یا رب
 ہی شاہ قتل جو اللہ اعدا تو جہد کا یا رب
 نہیں اپنی ہے تیری کیف و کمین و معنی یا رب
 ہے عاجز تیری کندہ ذات میں فہم و ذکا یا رب
 ہی تیرے خلق سے سب خیر و شر چھا کر یا رب
 جو کچھ کراچی تو ہی عدل اور یکساں یا رب
 مگر حاضر ہی تو ہر وقت اور ہر ایک جا یا رب
 تیری حکمت کو سمجھ یہ ہماری عقل کیا یا رب
 کرم سے تو نے نیکو نعمتیں کین کیا عطا یا رب
 جو تیرا حکم ہوتا ہے وہ لائے ہیں بجایا رب
 وہ ہیں سچ اور تیرا حکم ہے اونہیں لکھا یا رب
 ہیں سب برحق جو کچھ ہے ہیں تو نے انبیا یا رب
 کلام اللہ تو نے آئینہ سے نازل کیا یا رب
 عذاب حشر و دوزخ سے بچا روز جزا یا رب
 کلام پاک میں تو نے ہی ادعو علی کیا یا رب

ہر اک اہل عرب و فارسی و پاکہندی ہو زبان میں اپنی اپنی ترجمی سے مانگتا یا رب

دعا بزبان عربی

اَللّٰهُمَّ سَيِّدِىْ يٰمُرْسِدِىْ يٰمُقْسِدِىْ يٰمَرْبِىْ
 فَيَسِّرْ لِّىْ عُسْرَ قَتْلِىْ دَعْوَاىْ اَيُّهَا رَبِّ ۞
 بَحِّثْ الْمُصْطَفٰى وَ الْمُرْتَضٰى وَ ابْنَا هُمَا يٰاَرَبِّ
 تَكْمِلْ اَمْرَنَا فَاَفْتَحْ لَنَا اَبْوَابًا يٰاَرَبِّ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَا اَمْرَيْنِ مِنْ بَرٍّ وَ اِحْسَانٍ
 وَ مَحْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ التَّوَعُّ الْجَزَا يٰاَرَبِّ
 فَارْزُقْ خَيْرَ اَسْرَاجٍ مِنْكَ يَغْنِىْ اَحْسَنَ التَّقْوٰى
 تَرُدُّنِىْ خَيْرَ عِلْمٍ وَ هُوَ عِلْمُ الْاَنْبِيَا يٰاَرَبِّ
 فَاجْعَلْ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا اَعْمَالَنَا خَيْرًا ۞
 وَ هَبْ لِىْ اَحْسَنَ الْاَخْلَاقِ حِلْمٌ وَ اِحْيَا يٰاَرَبِّ
 وَ ارْزُقْ خَيْرَ رِزْقٍ طَيِّبٍ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ
 وَ هَبْ لِىْ خَيْرَ نِعْمَاتٍ كَثِيْرًا اَمَّا كَلِمَا يٰاَرَبِّ
 فَاجْعَلْ شَاكِرًا مِنْ قِلَّتِ نِعْمَاتِكَ الْحَسْبِ
 وَ اجْعَلْ اَسْعَدًا اَخْفِظْنِىْ سَوْءَ الْقَضَا يٰاَرَبِّ
 اَللّٰهُمَّ عَارِفِىْ مِنْ كُلِّ اَفَاتٍ وَ هَا هِيَ اَت
 اَعِزُّ لِيْ مِنْ شُرُوْرِ الْخُلُقِ مِنْ كُلِّ الْبَلَا يٰاَرَبِّ

نَفَرَحْ رَبَّنَا فِي الْخَيْرِ وَادْخُلْنَا بِمِرَادٍ وَس
 وَأَرْزُقْ مِنْكَ الْكَلَامَ وَدَرَجَاتِ الْعُلَى يَا رَبِّ
 أَفِضْنَا مِنْكَ إِيمَانًا وَاسْلَامًا وَإِخْلَامًا
 فَاعْطِ مِنْكَ آمَنًا وَالنِّفَاحَ وَالْقِيَا يَا رَبِّ
 اَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّ شَيْطَانٍ وَاعْتِلَاءِ
 نَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَا يَا رَبِّ
 اَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّ الْأَفْلَاسِ وَالْبُقُلِ
 نَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَالْعَنَاءِ يَا رَبِّ
 أَنَا عَبْدٌ ضَعِيفٌ أَنْتَ خَلَّاقِي وَرَبِّي أَسِئْتُ
 أَتَيْنَاكَ عَائِلِينَ أَقْصَلْنَا حَاجَاتِنَا يَا رَبِّ
 تَجَادَرْنَا عَيْنِي مِنْ كُلِّ آثَامٍ وَعَصِيَّاتٍ
 تَقَبَّلْ تَوْبَتِي فَاعْظُرْنَا وَارْحَمْ سَيِّئَاتِي يَا رَبِّ
 فَاعْظُرْنَا وَالدِّيْنِ ثُمَّ اسْتَدَيْتُ وَأَحْبَبْتُ
 لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَرًّا عَنَّا لَمْ مُصْطَفَى يَا رَبِّ

دعا بزبان فارسی

رواکن حاجت داران تو میبارزم دعا یا رب	توئی حاجت روا مقصد روا مطلب روا یا رب
با خوبی و نیکی در دو عالم کن عطا یا رب	برای جسم و جان مصطفی و مرتضی یا رب

<p>تو از ما مهربان تر بودی بر حال ما یارب ہر آنچه حکم تو باشد بجان کرم بجای یارب بحق من بگرد و خاک ساری کیما یارب توئی درمان مائی درد ما را کن دوای یارب بدست رحمت خود عقدہ ما را گشای یارب ہوئے خود مشام جان ما کن عطریا یارب گناہان کردم و تو بہ شکستہ بار ما یارب کرستی تو من ستم غریب بنوا یارب خراسان بخفت ہم کاظمین و کربلا یارب نگہ دارم ز آفتہا سے دہر فتنہ زای یارب منزاعے دشمنی باد شمنام دہ منرا یارب بدست من باشد دامن الٰہ عبا یارب کرم کن درد و عالم بر غلام مصطفیٰ یارب</p>	<p>برائے ما مہیا کن ہر آنچه مصلحت دانی ہم تو فقیہ طاعت ہمچنین در تابدق دل بہ نزد کسین واکس غریزان خود باشم توئی شافی شفا دہ علت و بیماری ما را بر آگاہ کن آسان تو ہر کار مشکل را بند و حدت خود کن سوزیدہ ہا سے ما نظر بر رحمت خود کردہ رحمت کن بحال من بدر گاہت یا مہدی رحمہ سالم اکنون زیارت کردہ کہ عجب ہم مدینہ را روم زنجبا مرا از گردش گردون بدار اندر پناہ خود جزا سے کسیتی باد و ستانم دہ جزا سے خوش بروز حشر چون ہنگامہ محشر شود بر پا یارب کرم کن روز و شب بر بندہ ناچیز خود شفیق</p>
<p style="text-align: center;">دعا بزبان ہندی</p>	
<p>تو کہ مقبول جہت تجسس ہماری ہے دعا یارب تو پور اگر جو ہے ہر اک ہمارا دعا یارب بڑا پھر جلوہ توحید سے جان کی جلا یارب</p>	<p>محیب السالین کوئی نہیں تیرے سوا یارب یعنی مصطفیٰ و اہل بیت مصطفیٰ یارب ہمارے دل کو دے نور حقیقت سے فہم یارب</p>

رہیں ہم دانا ایسی تری جو لقا یارب
 ہمارا رب ہی تو ہم ہیں تیرے گدایا رب
 محبت اپنی ہکو اس طرح سے کر عطا یارب
 تجھ مصطفیٰ اور الٰہی بہت کی سمہ کو
 بچھڑا تیرے دلمین ہمارا انکی ہی الفت
 جو میں بلال ایلان بہاں میں انکی ہی الفت
 دلوں کو ہمارے نور سے ایمان و عرفان کے
 جو سچے ہجو وہ ہکو عطا کر فہم پاکیزہ
 بچا ہکو تو ہمارا اختلاف راہ و مذہب سے
 تعصب اور تکبر سے بھائی راہ باطل پر
 بچا کر ظلمت کفر و ضلالت سے سدا ہکو
 ہمیشہ دور رکھ کر کہ جہالت اور بدعت سے
 محمد پیشوا اولین و آخرین جو میں تو
 مباح و فروع احباب و سنت میں جو یہ چاروں
 اوامر اور حلال پر ہمارا عمل ہر دم
 ہو تفسیر اور حدیث و فقہ سے سب ہکو آگاہی
 زیادہ علم دے ہکو ہمارا ہو عمل او سپر
 سرے دلمین کہ بھی شیطان نہ کوئی و سو سے ڈالے

نظر آوے نہ ہکو دوسرا میں دوسرا یارب
 جو ہم طالب ہیں نہ ہکو نہ اب دوسرا یارب
 کہ دل جان سے تجھی پہ ہم ہیں ہر دم خدا یارب
 ہر اک اصحاب اور انصار کی تو دے ولایا رب
 جو میں سب انبیا اور اصفا اور اولیا یارب
 کہ ورت ہو کسی سے بھی تیرے دلمین خدا یارب
 دلوں کو کہ ہمارے ہم سرش علی یارب
 جو بچانے تجھی ہکو وہ دے عقل سدا یارب
 طریقہ ہتا جو آٹھ کا وہی ہکو بتایا رب
 ہمارا دین ہو دین محمد مجتبیٰ یارب
 کہ ہمارے نور ایمان سے میں راہ ہدایا رب
 عمل ہو اس پر جو ہے سنت خیر الوریٰ یارب
 رہیں وہ دونوں عالم میں ہمارا پیشوا یارب
 عمل کرتے رہیں ہم جان سے اوپر سدا یارب
 مناجی اور محارم سے سدا ہکو بچا یارب
 بحث ہر علم دنیا علم دینی کر عطا یارب
 عطا کر ہکو احلاق و دین و عدل و تقی یارب
 دوسرا دکر سے او سکے بھی ہر دم بچا یارب

ہمارے دل کو کمر مسرور اور پر نور آنکھوں کو
 عبادت میں تری ہرگز نہ کستی و تساہل ہو
 ناز و نفوس واجب اور نوافل اور تعبد ہی
 جماعت اور ناز و مجاہد کی توفیق دے سکھو
 ہو وفاق و اتحاد دے اتنی فرصت وقت پر پڑلین
 تری تحمید و تہلیل و تکبیر و تہلیل
 سدا توفیق دے تو کھو قرآن کی تلاوت کی
 رکھیں ہم فرض روزے سب سب بارگاہ مبارک کے
 حلال و پاک و تو مال و تا اوسکی شرائط سے
 برس گز ہو صاحبانِ زید و بنِ ذکات اوس سے
 طواف کعبہ و احرام اور احکام سے اوس کے
 مدینہ جا کے حضرت کی زیارت سے مشرف ہونا
 حضوری بت و ن حاصل ہو و بارگاہِ محمد کی
 جہاد و کبر و اندر سے نفسِ ناس کا فرسے
 کشادہ کر سارے ہاتھ کو تارہ میں تیری
 گردن میں کام کر کہ او میں نیت خیر کی ہو دے
 حقیقت نور حق کی تاسدا کھو نظر آوے
 پہنچے کو ہم پہلا جانیں برے کو ہم برا سمجھیں

عبادت کیلئے تن کو کھار دے تو ایارب
 ناز و بچکانہ وقت پر ہو دے ادا یا رب
 برابر رب حضور دل سے ہم لاوین بجا یا رب
 پڑھیں مسجد میں جا کر ہم نازین بڑیا یا رب
 ناز و بجز و نظر و عصر اور مغرب و عشا یا رب
 پڑھیں شمس زہرا و در و مصطفیٰ یا رب
 کلام اللہ کو کر دے ہمارا رہنما یا رب
 بچار پنج و مرض سے تہ نور و زہ قضا یا رب
 ذکات و حج بیت اللہ ہی ہو ہم سے ادا یا رب
 دے یہ توفیق ہی جب مال تو نے ہی دیا یا رب
 میسر عمر میں ایک حج ہو بیت اللہ کا یا رب
 اوسی جا بجا ہو ہے کو ملی تہوڑی سی جا یا رب
 میسر سکھو ہو دیدار و کجا و انما یا رب
 کرین ہم راہ میں تیری بجان و دل خرا یا رب
 کرین خیرات و صدقات اور جو و سخی یا رب
 مرے اعمال میں پیدا ہو ہرگز ریا یا رب
 دے آنکھوں سے ہمارے پردہ غفلت اٹھا یا رب
 حقیقت ہم پر ہر اک خیر کی تو کر دے وایا رب

بچار کہ عجب کو اور سب اہل ایمان کو انہوں سے
 بچار ہر اک مسلمان کو گناہان کیرہ سے
 فساد و ظلم و بد عہدی فحاشی و رشوت و غارت
 عقوق و الدین اکل اموال مسلمان کا
 شراب نش پینے سے بچا اور ہزل بازی سے
 بچا اور اسانی غضب چغلی و متحسر سے
 دونوں سے سب مسلمانوں کے یکے دوسرے پر
 خیال خود پرستی و خودی کے نہ کیوں
 انہوں میں کبھی غالب یہ خون بہا کفائی
 بچار کہ نفس مارہ سے بھکاو اور ان سے
 نظر عیبوں پر اٹھو کیسے ہونہ عیبوں پر
 ہم سے ترسے ہی تو ہمارا حافظ و ناظر
 ہوی جو کہ کہ ہوں امراض جسمانی و روحانی
 کہ سے کہ حفاظت میں رہیں طاعت میں رہیں
 زبان پر ہو کیسے حق میں کچھ کلمہ نہ جاری
 برائی ہم مسلمان کی سنیں ہرگز نہ کا لڑک
 نہ دیکھو چشم بد سے مرد عورت غیر کو ہرگز
 خیالات بدی ہو اس شیطانی انہوں میں

جو ہے شکر دعوات حکم سے تیرے ایسا رب
 جو ہے بہتان و کذب غیبت و کفر و غایا رب
 ہے یہ جو بی قسم قتل و قذف مرقہ ربایا رب
 شہادت زور اور تجھ پر مبنی پر افترا یا رب
 کرے دامن آلودہ و اطاعت اور زنا یا رب
 خیانت اور دخل کم تو نہا اور ناپنا یا رب
 غور و کینہ و بغض و حسد کر و یا یا رب
 لگا سب پرستی کی نہ کچھ بھکو ہوا یا رب
 دلوں سے بھکار و در سب جو رہا یا رب
 جو میں غصہ غضب جہل و حق جو رہا یا رب
 بہلا ہم سب کو بھمیں انگو سب سے برا یا رب
 بجا آفت سے بھکو دور کر ہر اک بلایا رب
 ہر اک ملت مرض سے بھکو تو دیر سے شفا یا رب
 زبان و گوش و چشم و دل شکم اور دست و پایا رب
 زبان سے نیک باتیں شکر ہو تیرا ادایا رب
 کلام پاک بھی بات تو بھکو سنا یا رب
 ترے آیات و قدرت نیک شے بھکو دکھایا رب
 بہری دلیں ہو تیرے اور بھکی دلا یا رب

بچا مال حرام و چیز ناجائز کے کھانے سے
 کسی پریر سے باتوں سے نہ کچھ علم و جفا ہو سکے
 رہ بد پر کچھ جانے نہ پائیں پاؤں پریر سے
 لباس طاهر و پاکیزہ جب خرچ ہو سکے
 وہ بہت دیر ہوں میں دن کو صائم رات کو قائم
 کہ تو ہی غضب کا ہو کبھی امید بخشش کی
 خوشی ہو یا غمی ہو ہو سکے کہ تو صابر و شاکر
 سر اسکر تو ان اوصاف سے آراستہ ہو سکے
 محبت اور اخلاص اور خلق و مردت دے
 شجاعت حکمت و عفت حمیت اور تحمل دے
 ثانی اور تالی و صفو احسان عدل دے ہو سکے
 عطا کر تو تخیل و ذکر و حافظہ ہو سکے
 دے نیت نیک اور توفیق توبہ اور عبادت کی
 تو اضع اور قناعت و شکر و تقویٰ کر عطا ہو سکے
 بنے جسکو بنائے تو بگاڑے جسکو بگاڑے وہ
 ادا ہو جسے حق اللہ و حق الناس جو کچھ ہے
 ذوالقربیٰ یتیم و جابر و سکین و مسافر کا
 رہ نہ وجہ اطاعت اور رضامین بوجہ کرا بنے

رہے شکر و قناعت سے شکم میرا ہر ارباب
 یہ باتوں سے سخاوت عدل ان کی ہو سدا یارب
 قدم میرا رہ حق میں ہے ہر دم جیا یارب
 حلال پاک دے مشروب و ماکول و غذا یارب
 کٹے تیری عبادت میں ہر اک صبح و سیا یارب
 تری جانب سے ہو دلیں ہدا خوف ورجا یارب
 رہیں ہم اوس سے راضی ہو جو کہ حکم تضا یارب
 جو میں زہد و طہارت عاجزی صدق و صفایا
 امانت اور دیانت رستی ہر دو فنا یارب
 عطا کر قوت رفیع و روح حلم و حیا یارب
 مدار رحمت لطف و کرم جو دو سخا یارب
 دے ہو کہ فہم و فکر و عقل اور ذہن و ذکا یارب
 ثبات و حریت علم و یقین حسن و بہی یارب
 توکل بہت و تسلیم اور صبر و رضا یارب
 ہمارا کام جو بگڑا ہے دے اوسکو بنایا یارب
 نبی کا حق امیہ اور خاص و عام کا یارب
 ذوالارحام اور ان باب کا حق ہوا دایا
 ہر اک عورت کو دے خوف و ادب و عفت حیا یارب

ہوا و زمین کہی مٹو خفاؤ سب کی سپید
 عطا کر ملک تو لاو لاو صالح مومن و مسلم
 بجا کر دوست کو دین اور دنیا میں رکھہ اچھا
 ہو دیت مومن کی پر نہ کچا کوئی مذمت ہو
 اگر سو فتنہ پہنچائیں نہو جسے حرز او کو
 رہیں سب دوست باہم ملکر پس خوش و خرم
 جو کج گواہتا ہر دل سے پس میں ہی ادا ہوا
 جو کج گناہ ہے تھپتھپے اس سے لگانہ ہوں میں ہی
 محبت یا عدوت جس سے ہو تیرے لئے ہو
 سو اتیرے نہو کھو کسی شے کی کہی خواہش
 ہمارا دل لگجاسے کہی اس نال دنیا سے
 زن و فرزند و مال و مذکی الفت میں نہ پہنچا
 ہدیہ جلتے پہرتے شہتے لو شہتے ہی سوتے دم
 جیون میں تیری الفت میں مرون میں تیری
 رہے باقی نہ کچھ میں ذرا بولے من و مانی
 ہر منظر ہو وہ بات جو منظور ہو تجھ کو
 ہمیں اس طرح سے تو علم باطن معرفت کا دے
 شریعت اور طہریت میں ہمیں ثابت قدم کر دے

مولف شرع کے باہم ہے ربط و خلا یا رب
 ہدایت علم دیکھو میری اونی بڑا یا رب
 ہدایت میری دے کر مدد کا ہی بھلا یا رب
 کرین جو کشتی کو ہم ہرگز نہ ہوں جسے خفا یا رب
 بھلا ہم اونکا چاہیں پر نہ چاہیں کچھ برا یا رب
 ہوو یار اپنے پاس سے ہرگز جدا یا رب
 ملا ہے دل ہر اس سے مجھ اس سے ملا یا رب
 ہو اس سے آشنائی جو ہے تیرا آشنا یا رب
 رہے ہر کام میں ہو کج خیال ایسا ترا یا رب
 ہمارے دلو ایسا حب نہی سے پرا یا رب
 نہوں ہم اس بلا میں آکے ہرگز مبتلا یا رب
 ہمارا دل ہے تیری محبت میں پنہا یا رب
 ہو ملین یا رب پرا افتد ہو بر ملا یا رب
 تو دیکھو عشق مجھ کو اپنا دیوانہ بنا یا رب
 ہمیں تو کر دے ایسا عشق میں اپنا فنا یا رب
 رہیں ہم اس سے راضی ہو جو کچھ تیری رضا یا رب
 کہ پائیں اچھو پیچکر تیرا پتا یا رب
 حقیقت معرفت اپنی ہمیں تو کر عطا یا رب

ار ہے طاعت میں تین الفتن میں دل قربت میں جان ہر دم
 تو اپنا عشق دیکھ جان کو میری سلامت رکھ
 وہ عشق پاک دے ہو کہ جو عشق حقیقی ہے
 ہماری جان کو بس نور وحدت سے منور کر
 ہماری جان کو کہہ عشق سے اپنے سدا زندہ
 ہماری جان تیرے حسن پر ہر دم ہے قربان
 تیری ذات مقدسہ اور صفات پاک کا صدقہ
 یہ حیرت انگیز کائنات عظیم و عظیم
 یہ صوفی فرخ و داؤد و خلیل و حضرت آدم
 یہ آیتہا قرآن ہم برات سورہ رحمان و
 بحق و البشیر از ہر فرخ و موسیٰ و عیسیٰ
 بحق مصطفیٰ و اہل بیت و عشرت طاہرہ
 طہرین کو واسطے ہر حسین و عابد و بابت
 تقی کا اور نقی و عسکری کا واسطہ تجھ کو
 ہے ازواج اطہرا زچہ اولاد پیغمبر
 بدینہ حق و ہدایت و ہدایت و ہدایت و ہدایت
 ہے اصحاب بدر و صاحبان سعیت رضوان
 براسے غوث اور قطاب اور ابدال حقانی

فنا فی اللہ ہو کر آپ ہم پائین بقایا رب
 تو اپنا درد دیکھ دیکھ میری کرد و ایارب
 وہ درد دل ہے ہو جو کہ ہے عین شہدایا رب
 ہمارے دل کو سوز درد سے اپنے جلایا رب
 ہمارے دل کو اپنا درد تو دیکھ جلایا رب
 ہمارا دل ہو تیرے نام پر ہر دم فدا یا رب
 تصدیق او کجا و عین تیرے اسماء و علایا رب
 تیرے جلایا ایک کا ہے تجھ کو واسطہ یا رب
 یہ تو ریت بہ بخیل و بہ فرقان ہدایا رب
 خصوصاً و القدر و الشمس بہ و الضعی یا رب
 بہ ابرہیم و اسماعیل و حملہ ابنیا یا رب
 خصوصاً و انین بہر حیدر و خیر النساء یا رب
 بر آجہ و کاظم علی و موسیٰ و علی یا رب
 بحق تہذیبی بادی سہمی المصطفیٰ یا رب
 باصحاب مہاجر نامرین با و فایا رب
 ہے ظاہر و با صدق و عدل و حکم و اتقا یا رب
 رضی اللہ عنک حقیقین آیا ہے لکھا یا رب
 با و لا د زمانہ بہر حملہ اولیا یا رب

بجز زلفان و عابدان را کس دساجد
 بجمہ متقین و متدین عالم و عارف
 بصدق مؤمنین و مومنات تائب و طاهر
 تو اضع کاسرا از دلی صدقہ عدل شایان کا
 بحکم لا غرر ابد بقلب انور عارف
 بگوش حق نویسن چشم حق بین و لب حق گو
 بچرخ جانستان چرخ بصل یار جان پرور
 باندوہ دل نالان باشک دیدہ گریان
 محبت دیگر محکم اپنی اور محبوب کی اپنے
 او ہمارا دنیا سے باایمان تا ہو خاتمہ اچھا
 چہا تو میرے عیون کو نکر سواد عالمین
 تو سارے ہے تو غافل ہے چہا کر بخشدے سارے
 بہت عالمی ہون میں پر تجھے ہو امید حیرت کی
 ہر اک میرا گنہ تو بخشدے اور بخشدے او کو
 جو ہون اہل ایمان مرد عورت بخش او کو بھی
 ترقی اور ہدایت امت اچھو کہ دے ہر دم
 ہمارے نخل ایمان میں ہون نیکی کے ثمر پیدا
 دم مردن زبان پر کلمہ طیب رہے جائیگا

بشکر شاکرین و ذاکرین دار کیا یارب
 بسعی صالحین و بہر صدق اصدق یارب
 بفعل مسلمین و مسلمات و اقیما یارب
 بچو و بخلس و زہد جوانان پار سایا یارب
 بہ لطف خالی صایم بصدر پر ضیا یارب
 بفہم حق شناس و ہم بعقل حق نایا یارب
 بعشق و گلزار و ہم حسن سہ نقا یارب
 بسوز عاشق بیجان بدر دلاد وایا یارب
 ہمارا دین اور دنیا میں تو گردے پہلا یارب
 یہی تجھے ہمیشہ ہے ہماری التجا یارب
 ہمیں تجھے چہا کوئی ہمارا اجرا یارب
 خطا میں اور گنہ جو کہہ کہے میں نے کیا یارب
 ہمارے بخشدے سارے گنہ جرم و خطا یارب
 جو میں مان باپ میرا و عزیز و اقربا یارب
 جو کوئی او میں ہون زندہ جو ہوا و نہیں ہوا یارب
 رہے سلام کا گلشن سدا پہلا پہلا یارب
 ہمارے باخ کو امید کی کر دے ہر یارب
 و طیفہ ہو یہی کلمہ ہمارا دانا یارب

نذ سے امراض مہلک مثل طاعون دیا یارب
فقط تیری طرف ہمدل ہمارا ہو لگا یارب
محمد ہے نبی اسلام دین حق مرا یارب
ہو میری قبر میں جنت کا دروازہ کھلا یارب
عبور پل مرا طومار دوزخ سے بچا یارب
جحیم و ہم سقر حطہ جہنم اور لفظی یارب
رہین ہم بھیجے اوسکے صحر کا جو ہے لویا یارب
ہر اک رنج و غلاب و فکر سے کر کے ریا یارب
ہمیں تو باہتہ سے ساقی کوثر کے پلا یارب
ہمیں کو باغ جنت کی ہر اک نعمت عطا یارب

بچا مرگ مفاجات و نقصائے ناگہانی سے
اگر آسان نزع کی سب سختیوں کو ایسی حالت میں
فرشتوں سے کہنا مرقمین ہے اللہ بیا
الہی بہر ہماری قبر کو تو نور و خوشبو سے
غلاب قبر و خوش و نشر اور نور رشید و میزان
بچا طبقات دوزخ سے سعیر و با ویر جوتا
سرون چرخ زمین سایہ محمد کے علم کا سو
وہاں سے سبکو کر پھلکش فردوس میں
مطہر آب کوثر کا وہ بہر کر جام صافی میں
کرم سے اپنے اور لطف و شفاعت محمد کے

بیان نعمات جنت

وہ خوشبو خلد کے پہولون کی وہ ہنڈی ہو یا
وہ طائر حمدین ہر شاخ پر پنہ سزا یارب
وہ دامن اور وہ سب خوش فترا با فرایا یارب
وہ پانی سلیل کوثر و تسنیم کا یارب
وہ فرشتے قائم و دیا ہر اک جاپہ بجا یارب
وہ علمان بہر خدمت اور وہ حورین دریا با

جنان کی وہ چین بندی و جنت کی نضا یارب
وہ اشجار ہشتی اور وہ ہر جاسایہ طوبی
وہ میوے خلد کے اخیر اور انگور وہ تازہ
وہ خوش نہرین شراب شیر و شہد و آب شیرین
وہ قصر گوہر و یا قوت وہ تختے زمرہ کے
شباب نوکی وہ حالت وہ نور ہر طلعت

وہ ملبوس خیر و سندس استبرق زریبا
 وہ ازواج مطہراؤں کا وہ ملبوس وہ زیور
 وہ پھر نور کے زیادہ تن نازک وہ دست پا
 وہ اوکھا طر معشوقی وہ اوکھی نرمی و شوخی
 وہ ذکر و شکر نعمت اور وہ باتین مجسب کی
 وہ شان حق جمال اوکھا وہ خوبی و کمال اوکھا
 سوا اوکھا وہ نعمت جو نہ گذری لہ پہ انسا کی
 پلا وہ ساغر اطہر سے پاک و طہور اکا
 رہیں آنکھیں تھکی دیکھتی جسم طرف تیرے
 تر جلوہ جو دیکھیں بہر نہ جنت کی بھی پروا ہو
 سنا کہ ہکوثر وہ اپنی خوشنودیکھا پہر او سدھم
 عطا کردین اور دنیا کی ساری نعمتیں ہکو
 بلا یک سببیں آئیں ہم جب یہ دعا مانگیں
 اٹھا کر دست و عورت جو کہ تجھے مانگتے ہیں ہم
 سوا انکے ہے جو جودل میں مطلب جانتا ہے تو
 کیا ہی نامور دنیا میں جدیا تو نے عشقی کو
 مسلمین کو نکالیں جنت سنا کر حشر میں اسکو

عبائیں وہ قبائیں وہ مثقیل اور وہ روا یارب
 وہ سر پر تاج پر گوہر و حسن جان فرا یارب
 وہ انگن سونے اور چاندی کے وہ اوکھی دنیا یا
 مقسم اوکھا وہ اور اوکھا وہ ناز بجا یارب
 اشارے اوکھا وہ اور اوکھی وہ پیاری دلیا یارب
 ہندہ وہ وصال اوکھا ولذت وہ نزار یارب
 نہ آنکھوں کبھی دیکھا نہ کانوں سے سنا یا
 سرور جان دل جس سے کہ ہو انتہا یارب
 بڑی نعمت ہی پیدا تو اپنا دیکھا یارب
 رہیں ایسے سدھم بس تر محو تھا یارب
 بڑی نعمت ملی ہکو جو تو راضی ہوا یارب
 بجی مصطفیٰ و آلہ صلی علیہ یارب
 پذیرا ہو ہماری اور ملا یک کی صدا یارب
 وہ سب بر لاہ اور مومنوں کا دعا یارب
 وہ سب مطلب سراور مومنوں کے کر دیا یارب
 او سے عقبی میں ہی کر دے غلام مصطفیٰ یارب
 میرے دفتر میں ہو گا یہ تعہد یہی لکھا یارب

مست من ید احقر الوداع لام مصطفیٰ متخلص عشقی

قصیدہ دوم

<p> ہے زبان اشک کی گویا زبان مصطفیٰ عرش اعلیٰ سے ہے اعلیٰ تر مکان مصطفیٰ جز خدا کوئی نہیں ہے رتہ دران مصطفیٰ خالق کون و مکان ہے مدح خوان مصطفیٰ پایہ عرش علا ہے استخوان مصطفیٰ عاشقان کبریا میں عاشقان مصطفیٰ دوستداران خدا میں دوستان مصطفیٰ جائیکہ جنت کو سید ہر و ان مصطفیٰ منزل نیامین جہنم پر و ان مصطفیٰ یہ میں حق کے راز دان وہ زار دان مصطفیٰ یہ میں ہم پر مہربان حق مہربان مصطفیٰ گرم ہے سار زمانے میں دکان مصطفیٰ سبکو دیکھو ہے جہان میں سیان مصطفیٰ معفت میں ملتا ہے گنج شایگان مصطفیٰ مالکان ملک دین ہیں بندگان مصطفیٰ با گیا خالق کو جو پائے نشان مصطفیٰ خالق ہر دو جہان ہے قدر دان مصطفیٰ </p>	<p> ہے بیان حق وہ جو کچھ ہے بیان مصطفیٰ کیا بیان مجھ سے حقیقت میں ہوشان مصطفیٰ حق تعالیٰ اجانتا ہے جو ہے شان مصطفیٰ ہو سیکھا مجھ سے کیا وصف و بیان مصطفیٰ ہے زمین کوئے والا آسمان سفتین نور ذات کبریا نور محمد ایک ہے دوست کا جو دوست ہے ہوتا ہے وہی دوست راست ہے یہ راہ جو ہے شاہراہ احمدی ہیں رہ حق پر وہی بیشک قسم اشک کی یہ خدا کو جانتے ہیں حق سے انکو جانتا مہر حق کی انہی ہے اور مہر انکی ہم یہ ہے عالم دین ہونی و عارف یہ سب پاتے ہیں فیض ہے انہیں کے درگاہی سبکو نعمت ملی ہے لوٹ بارود دولت میں جب کا جی چاہے بیان دولت دنیا نہیں کہ مال او نکلے سامنے راہ حق او سکو ملی جو راہ پر انکی حبلا کیا کوئی جانے کہ کیا ہے انکی قدر و منزلت </p>
--	---

عرش اعلیٰ ہے جو ہے اک گوشہ بام نبی
 آسمان اولین اودنا ہر اک اور سکا جباب
 عالم کون و مکان سے اوسکو کچھ نسبت نہیں
 ہے اگر چرخ چہارم پر سیجا کا مقام
 باعث ایجاد یہ وہ خالق ایجاد ہے
 وہ جو کچھ چاہا خدا نے کر دیا اود کو عطا
 جانتے ہیں ہونے سنکر ب نصیفان عرب
 کفر کی جارایت اسلام کرتا ہے سلم
 عدل بہتر ظلم سے نوشیروان کا ہو گیا
 خلقت عالم ہے لشکر اور نشان ہے آفتاب
 کفر کا سر ہے حام شاہ دین سے کٹ گیا
 کبل کے جو عقل کل سے بھی نہ ہندے راز کے
 ہے زمانہ ابکا خیر القرون دیکھو حدیث
 صابر و شاکر نہ پایا بہ کوئی انکی طرح
 انکو اندسے کیا ہے رحمۃ للعالمین
 حق تعالیٰ خود بنا کر انکو عاشق ہو گیا
 کر دیا ہمو خدا نے عاشق حسن رسول
 شوق ہے دلمین کہ انکو کو لون ہر سے

چرخ اول ہے یہ پہلی زردبان مصطفیٰ
 اس طرح پہنا ہے بحر بیکران مصطفیٰ
 دونوں عالم سے ہی برتر ہے جہاں مصطفیٰ
 عرش اعلیٰ ہر مقام و آستان مصطفیٰ
 فرق یہ خالق میں ہے اور درمیان مصطفیٰ
 اسے خوشا بخت و نصیب کاران مصطفیٰ
 ہے فصاحت میں محب شیرین زبان مصطفیٰ
 ناصب ہیں بہت کشورستان مصطفیٰ
 داد گستر جب ہوے ہیں پیران مصطفیٰ
 ہے سپہر نیلگون قبل نشان مصطفیٰ
 گرد گئی ہے دلمین دشمن کے سنان مصطفیٰ
 کہو نبی ہے اود کو عقل نکتہ دان مصطفیٰ
 خوب تھا سارے زمانوں سے ناز مصطفیٰ
 بار بار کے خدا نے آسمان مصطفیٰ
 رحمت حق ہے ہمیشہ تو امان مصطفیٰ
 حیرت افزا کیا ہے حسن بستان مصطفیٰ
 دل بجا لگا نہ عشق جاودان مصطفیٰ
 محکو و کھلا دیا ایسی آستانہ مصطفیٰ

نام سے اللہ کے نام محمد ہے ملائکہ
 جولوای حمد ہیں اور ہیں شہدوان علی
 جان ناری کو سمجھتے تھے واپسی ایک پل
 آسمان فیض کے ہیں مصطفیٰ ماہ منیر
 ہتی نہ کچھ دشمن سے بھی لہین کرورت اور غنا
 رنج جو ہو پنا صواب اور سکاز یادہ پو
 صاحب ایمان ہوا شیطان بھی انکو فیض
 انگلیوں سے نہر جاری ہو گئی تھا معجزہ
 چوتھے اسکو بھی ہیں روزار حاجی طیرج
 تھے یہ انہی کے اپنے فضل سے علم لدن
 حق نے اپنے نور اقدس سے انہیں پیدا
 جان کو لٹا ہے ہر دم اسکے سننے سے نرا
 کیا ضرورت مانگنے کی انکو ہر پیر غیر سے
 بات میں مردہ دلون کو بخشے ہیں یہ حیات
 ساغر الفت پیا انکا جو ہیں روز ازل
 دیکھ کر زبان بہ دراز ہو گئے اور حوسن
 جلوہ گر ہوتا ہے انکو ہر عین جو میرے جوتی
 بعد حق یہ افضل و اکمل ہیں سار خلق سے

ہے عیان کلمہ سے بس قرب و قرآن مصطفیٰ
 یہ نشان پر در ہے وہ ہر نشان مصطفیٰ
 اسطرح اہل وفا تہو یادہ اور ان مصطفیٰ
 ہیں ہدایت کے ستارے پیر و ان مصطفیٰ
 صاف تھا ایسا دل آئینہ سان مصطفیٰ
 نفع سے خالی نہ تھا جوتہا زبان مصطفیٰ
 اہل ایمان میں تمامی انس و جان مصطفیٰ
 سب کو کافی ہو گیا اب روان مصطفیٰ
 سنگ اسود ہے یہ سنگ استخوان مصطفیٰ
 کردی رب پاک نے خاطر نشان مصطفیٰ
 کیا جدائی ہے میان حق میان مصطفیٰ
 گوش دل سے چاہتے سنا بیان مصطفیٰ
 ہے خدا حاجت رواؤ کا مران مصطفیٰ
 رشک عیسیٰ ہیں اب معجز بیان مصطفیٰ
 مست ہیں جام ولا سے میکان مصطفیٰ
 وہ علامہ وہ عبادہ طیبان مصطفیٰ
 بخود ہی میں مجھکو ہوتا ہے گمان مصطفیٰ
 دوسرا میں اک نہیں کوئی بان مصطفیٰ

پیروی ہے مصطفیٰ کی پیروی اللہ کی
 حج اکبر کے برابر ہے زیارت اکی
 حق میں انکے کلمہ لو لاکھ خالق نے کہا
 قرب حق انکے سوا ایسا کسے حاصل ہوا
 جانہیں سکتے فرشتے جس جگہ پہ وانگ
 تہ شب معراج میں جبرئیل عمراء رسول
 تہے طایک اور علما انکے ہمراہ رکاب
 عرش پر بنوا کے حق نے دی ہیں اونکو
 دو کمان کا ہی رہا باہم حق سے فاصلہ
 انکے حق میں قاب تو میں آیا ہر قرآن میں
 کب ہوا رتبہ میسر یہ کسی انسان کو
 عالمان امت والہ میں مثل انہی
 جان تک اپنی خدا کی ہے ولایت آپ کے
 شاہدین کو کیا باور کیا جی یا ور ملی
 مصطفیٰ کا ہم فصاحت مرتضیٰ کا ہے کلام
 ہے او کہا را اوسنے درخبر کا دوا نکشت سے
 ہے علی و فاطمہ سے پر ضیا قصہ نبی
 مصطفیٰ کے فاطمہ ہے نخت دل نخت جگر

طالبان حق میں جہن طالبان مصطفیٰ
 حاجی بیت الحرم ہیں زیران مصطفیٰ
 جذ کیا پیش حق ہے عزو شان مصطفیٰ
 لی مع اللہ سے ہے طاہر اقتران مصطفیٰ
 مرجا و جذ آتا باد تو ان مصطفیٰ
 تہا براق برق آسا زیران مصطفیٰ
 انبیا سب تہے جلو میں ہمعنان مصطفیٰ
 بنکیا ہے خود خدا ہی میزان مصطفیٰ
 تہا شب معراج میں یہ اقتران مصطفیٰ
 ہے کمان حق سے پیوستہ کمان مصطفیٰ
 ہیں فرشتے آسمان کے خادمان مصطفیٰ
 جا سجا ہیں رہنا پیغمبران مصطفیٰ
 اسقدر اصحاب تہے سب عاشقان مصطفیٰ
 دس پہ باری جنگ میں تہاک جو ان مصطفیٰ
 عہد طفلی میں جو چہ تہے زبان مصطفیٰ
 اسقدر کہتا تھا طاقت پہلوان مصطفیٰ
 ہیں یہ دونوں مہر و ماہ آسمان مصطفیٰ
 مرتضیٰ ہے لحم و دم اور جسم و جان مصطفیٰ

نور سے ان کے یہ دونوں نور میں پیدا ہو
 نخل و گل اور سین علی و فاطمہ سلطین ہیں
 اہلبیت پاک اور قرآن گئے ہیں چوکر
 حسن کہ پیر حسن ہے ہے حسین شکر حسین
 دونوں عالم میں وہ رسوا و معذب ہو گیا
 تیز خانہ اداں کو دوزخ کا ہوا آخر نصیب
 صلب آیا پاک ہیں طاہرین بطین امت
 سورہ قرآن ہیں ہشتان جسطرح جبریل ہے
 لاکھ دشمن تھے مگر انجانہ کی پہی کر سکے
 زور کچاہ اور انجان کے سامنے چلتا ہیں
 دامن امید پر سب کا درمقصد سے ہے
 ہو کے شافع آپ ہی بخشائے سار گناہ
 حشر میں انکم سبب ہو نہین خوف حساب
 معرفت کی آنکھ سے دیکھے کوئی اس نور کو
 برحق کہ بپہیت الحم سے ہی حرم پاک ہے
 کوئی نعمت اسکو پہر دنیا کی خوش آئینی کب
 نور سے اسکے چٹکھاتی ہے شب کو چاندنی
 ساتھ جسکو ہے خدا اور سکو نہین کوئی خون

مصلطہ
 ہیں حسین اور ہیں حسن روح و روان
 جدا کیا ہے بہار بوستان مصلطہ
 حشر تک قائم ہے یہ نام و نشان مصلطہ
 خوب و احسن ہے ہر اک سرور و ان مصلطہ
 چو دنیا میں عدو سے خاندان مصلطہ
 دار دنیا میں تھے جو جو دشنام مصلطہ
 طیب و طاہر ہے سارا دودمان مصلطہ
 ہیں برابر فضل میں خرد و کلان مصلطہ
 خود خدا ہر حال میں تھا پاسبان مصلطہ
 گر گئی ہے دلمین ادا کے سنان مصلطہ
 ابر حیرت ہے یہ گویہ نشان مصلطہ
 ہیں یہی رکھتے بہر و سا عاصیان مصلطہ
 عاصیوں کی ہے شفاعت کو خزان مصلطہ
 جلوہ حق ہے نہان و ہم عیان مصلطہ
 دیکھو جبریل امین ہے پاسبان مصلطہ
 جو کہ کہاے نعمت الوان خوان مصلطہ
 چادر مہتاب ہے یا طیلان مصلطہ
 عار میں یہی تھا خدات کین رسان مصلطہ

قافلہ کا یہ مدینہ کے جواڑ ہوا ہے غبار
 جو کہ نکلا ہے سخن اوس کے در بے بہا
 جو کہ فرمایا تھا حضرت نے وہ سب ظاہر ہوا
 خرف آہوے حرم کو کچھ نہیں صیاد کا
 راہ پلے کر کے اور دیکھ حساب اور لیکہ ادا
 عشق میں قصہ کوئی اب مجھ کو خوش آتا نہیں
 آسمان سے اوس جگہ سننے کو آتے ملک
 آشکارا سب کے گناہوں نہیں اعدا کا خوف
 اسے خوش قسمت کہ میرے جاگ اٹھی میں
 ہو گیا ہے عشق میں ادنیٰ جو میرا رنگ زرد
 غنچہ دل میں ہے خوشبو اور عطر ہے دماغ
 جس جگہ مالک ہے رہا رہتے ہیں اور غلام
 یا الہی بخش دے تو میری امت کے گناہ
 آسمان سے حق نے بھیجا واسطی انکے طہا
 مرغ غنچہ کا تماشائی کو ہوتا ہے گمان
 ابتدا جب جا کے کعبہ میں کہی ہاں صلوة
 سرخ حمامہ سراقدس پہ کیا دیتا ہے زیب
 نوز سے رخسار کے پر نور سے ایوان پاک

زینت گردون ہے گرد کاروان مصطفیٰ
 گنج اسرار الہی ہے دہان مصطفیٰ
 بس لسان الغیب ہے حق لسان مصطفیٰ
 پہلے ہی عالم میں کیا امن و امان مصطفیٰ
 جائیکے جنت میں پہلے پیروان مصطفیٰ
 میں سنسکا تاروں اکثر داستان مصطفیٰ
 جس جگہ ہوتا ہے کچھ ذکر و بیان مصطفیٰ
 ہے ہر ادا میں برے عشق ہذا مصطفیٰ
 خواب میں دیکھا ہے روئے شادان مصطفیٰ
 مجھ کو سب کہتے ہیں شاخ زعفران مصطفیٰ
 ہے جو عشق کی موت غبر نشان مصطفیٰ
 ہم ہی ہوئی نگاہ میں جو ہے جنان مصطفیٰ
 یہ دعا تھی رات دن ورد زبان مصطفیٰ
 تنگدستی میں ہے حق روزی زبان مصطفیٰ
 یوں تڑپتا ہے فداے خیم جاں مصطفیٰ
 سجدہ بتا کرنے لگے سکر اذان مصطفیٰ
 قدرت حق ہے بہار ارغوان مصطفیٰ
 مہر سے روشن ہے ہر اک تابان مصطفیٰ

ہر گلی کو چہ بین پسلی ہے یہ خوش بو آہکی
 طائر سدرہ کے برحلتے ہیں اور سواخوت سے
 گلشن دنیا میں جنوں کے کی طرح آئے گئے
 عالم فانی میں کیا اون پر ہوئے رنج و توب
 محنتوں سے باغ دین حضرت لگا کر محل ہے
 و لگو میرے یا الہی نور سے معمور کر
 اون کے درد آزار ہے چکھو توڑی الجاے جگر
 دشمنوں کے مکر کا چکھو نہیں کچھ بھی
 ساقی بزم ازل سے پہر کے الفت کی شراب
 تحفہ صلوة بیجو حکم حق ہے مومنو
 صدق دل سے اب پر سو دس بار تیرے
 نام میرا حق نے رکھا ہے غلام مصطفیٰ
 در پہ شاہ دین کے پہنچا دے خدا یا جگر
 یا الہی جلد پہنچا دے مدینہ میں مجھے
 دین و دنیا میں مجھے رکھ کر دعوت کو ساتھ

سب مدینہ بن گیا ہے عطر دان مصطفیٰ
 لامکان کہتے ہیں جسکو ہے مکان مصطفیٰ
 کیا ہوا جنت کی تھی عمر روان مصطفیٰ
 راحت دل جو ہے اور آرام جان مصطفیٰ
 تاقیامت اب خدا ہے باغبان مصطفیٰ
 دے محبت مصطفیٰ کی بہر جان مصطفیٰ
 یا الہی کر دے چکھو پاسبان مصطفیٰ
 حفظ حق ہے واسطے میرے امان مصطفیٰ
 ہے بلایا جگر اب رطل گران مصطفیٰ
 پہنچنا صلوة حق ہے ارمان مصطفیٰ
 سکے وصف مصطفیٰ ایدوستان مصطفیٰ
 دل سے ہوں عشقی غلام مدح خوان مصطفیٰ
 آرزو ہے دل میں ہونیں میہان مصطفیٰ
 رنج دینا ہے فراق جانستان مصطفیٰ
 یا الہی بہر جسم و بہر جان مصطفیٰ

رباعی

ساجد میں ہوں خدا ہے مسجود مرا	میں عبد ہوں اللہ ہے معبود مرا
مشہور غلام مصطفیٰ ہوں عشقی	عاشق بھی ہوں معشوق ہے محمود مرا

رباعی

دل کیوں نہ ہمارے ہوں طربناک	بیدار ہوا وہ ہمیں پیر پاک
نہر مایا خدا نے حق میں جکے	لولاک لما خلقت الافلاک

رباعی

اک سیم ہے در بیان احمد واحد	بس سیم کے ابجد سے ہیں جالیں عدد
جالیں برس عمر کے گزرے تو ہوئے	احمد سے رسول جکے ہر شان احمد

قصیدہ سوم

عالم کے طلسمات کا نقشہ ہی نیا ہے	ہر شے سے عیان قدرت حق شان خدا ہے
کیا فضل بہار کرم رب علا ہے	گلزار جہان گلشن فردوس بنا ہے
چلتی ہے جو بادِ سحر رحمت باری	ہر حنجہ دل پہول کے مانند کہلا ہے
جو برگ ہے تازہ ہے جو پہل ہے پیر	جو شاخ ہے خرم ہے ہر اک نخل ہر آہ
بدلی ہے ہوا گلشن ایجاد کی ایسی	جو صرصر غم تہی دی عشرت کی صبا ہے
ملبوس نگاہی ہے گل و رو کے تن میں	اور جسم میں گلزار کے گل رنگ قبا ہے
رخسار سے گویا کہ ہے اب خون گینا	یہ سرخ مسرت سے ہوا رو سے حنا ہے
ہر سو نظر آتے ہیں گل راحت و آرام	معدوم ہر اک خار و خس رنج و عنا ہے
دیہر کا نہ ماکچر گل و بلبل کو خضران کا	اب گلشن ایجاد میں جنت کی فضا ہے
نظارہ سے ہے مردم دیدہ کو نظارت	کیا تازگی باغ جہان روح فزا ہے

ہر ایک کو ملتا ہے شرمقصد دل کا
 ہر نہر میں انہار جنان کی ہے لطافت
 ہے نعمہ ہر اطرز میں عشاق کے قمری
 خورشید جمال ازلی کا جو ہے پرتو
 جلوہ سے حسینو کلمہ محب دلوں سے حیرت
 آراستہ سب مثل عروسوں کے حسین ہیں
 ہے عالم ایجاد میں اب نور کا عالم
 پر پوشش ہے میخانہ عرفان و حقیقت
 جنتی ہی نہیں لاکھ پڑے گرد و گردورت
 تلبیل میں تسبیح میں تحمید خدا میں
 المنہ بند تقدس و تعالیٰ
 با ہم حق و باطل میں نظر آتی ہے تفریق
 ناپید ہوئی ظلمت اشراک و ضلالت
 رنگار جہالت پہ ہدایت کی ہے صیقل
 ہے عجز و صفا عدل و محبت سراپا ہر
 سکو سس ہوا رایت کفران و جہالت
 یہ جہد مبارک ہو مبارک ہو مبارک
 ہر چار طرف عالم امکان میں جو دیکھو

جو نخل تینا کا ہے وہ پہولا پہلا ہے
 پانی میں ہر اک حوض کے کوثر کا فراہ
 بلبل کی ہے آواز کہ عاشق کی مہر ہے
 ہر ایک حسین حسن میں مہتاب لقا ہے
 کیا صنعت صنایع ازل پوش رہا ہے
 ہر ایک مکان مجاہد کے مانند سما ہے
 دزون سے عیان مہر درخشان کی مینا ہے
 ہر شیشہ دل بادہ وحدت سے بہرا ہے
 کیا اصل علا آئینہ دل کی صفا ہے
 ہر رخ خوش آرزو اسخ ہوا ہے
 قوال زبان حمد میں یہ نعمہ سرا ہے
 اب شک سے یقین کفر سے ایمان جدا ہے
 یہ نور فزا شیر انوار ہدا ہے
 اب صورت آئینہ ہر اک دل کی جلا ہے
 نابود غرور و حسد و ظلم و جفا ہے
 مرفوع جہان میں خرد و دین کا لوہا ہے
 افلاک سے ہر دم یہ منادی کی ندا ہے
 شادی و خوشی بے محبت و تفویج پیا ہے

کوین بین ہر اک کو مرتبہ کیونکر
یعنے شہ دین ختم رسل احمد رسل
اور حامد محمود و محمد ہی میں کہتے
کیا نام ہے کیا نام ہے کیا نام ہے کیا نام
صلوۃ پر مہودات مقدس پستی کی
مانگی تھی دعا جسکی خلیئل صدی نے
عیسیٰ نے بھی اتنی سیکی دی جسکے بشارت
اعجاز سے ہے زیر و زبر کفر کیستی
کعبہ میں جہت تھا وہ گرا خاک کے اوپر
چلتا نہیں عالم میں کچھ اب مکر شیطین
مسدود ہوئے شکر و ضلالت کے طرقت
سابق کی مذہب جو تھی سب ہو گئی منسوخ
ہے جلوہ مانور جو محبوب خدا کا
سلطان دو عالم کی ولادت کا یہ ہے ذکر
ہے قافلہ سالار ہدایت کی جو آمد
کردن سے اترتے ہیں ملائکہ جزیں
سب طور کے ہر سو نظر آتی ہے تجلی
خالق نے بنایا ہے انہیں نور سے ہے

یہ شادی میلاد شہ ہر دوسرا ہے
مشہور زمانہ میں جو محبوب خدا ہے
جن جن کے خدا نے یہ ہر اک نام رکھا
اس نام مبارک پہ مری جان فدا ہے
اسے مومنو قرآن میں یہ حکم خدا ہے
پیدا ہوا مکہ میں وہی راہ نما ہے
یعنی سہ ماہی وہی موجود ہوا ہے
اک زلزلہ ایوان میں کسرا کے پڑا
تعظیم کی سجدہ کو ہر اک سر سے جھکا ہے
ساحر کا نشان ہے نہ تو کاہن کا پتا
اب در رہ توحید و ہدایت کا کھلا ہے
دین آپکا اب ناسخ الاویان ہوا ہے
سہمہ جبل طور کا اب کوہ ہفا ہے
جو کچھ ہونو خوشی عالم امکان میں بجا ہے
تنگیہ کا غل اب عوض شور دراستے
کثرت کے سبب ایک جگہ بند ہوا ہے
کیا نور چراغ انزل جلوہ نما ہے
کیا ذات علامہ صلی علیہ صلی علی ہے

کہتا تھا ہر اک و یک کے وہ حسن و وجہات
 ہوتے نہ اگر آپ تو ہوتی نہ خدائی
 رفتار میں عجلت ہے نہ گفتار میں عت
 یہ ماضی و سید کی مدنی ہے
 مان آئندہ عبد اللہ ذیجاہ پیر ہے
 اعلیٰ یہ سپہوں میں مہر و لب میں
 جزوات خدا اول و افضل ہے یہ سب
 ہے شان میں انکے ہی بشیر و نذیر آ
 روشن ہے چہا وجہ سے انکی ہر شب درو
 پہ صحف افادت ہے یہ تو ریت افات
 یہ شیخ ایقان ہے یہ چشمہ عرفان
 یہ صاحب توقیر ہے اور حاکم تدبیر
 یہ شاہ شریعت ہے یہ مادی و لغت
 یہ عالم ناسوت ہے اور واقع ملکوت
 یہ مخزن حسن و ادب و علم و حسب ہے
 یہ مجمع زہد و ورع و عدل و شرف ہے
 در مان ہے یہ ہر درد کا ہر رنج کا کا
 الہی ہی ہر اک تشنہ ناکام ہر سیراب

گر نور کا پتلا کہین اسکو تو بجا ہے
 پیدا ہوا الہی ہی ہر اک ارض سما ہے
 جو حق کو ہے منظور ہر اک انکی ادا ہے
 سردار قوشی ہے امام الشرفا ہے
 جد شہید حمد انکا امیر الغلطا ہے
 آدم کو شرف جس سے ہے وہ ذات علما ہے
 کافر ہے وہ اسباب جسکو کہ ابا ہے
 یہ مخبر احوال رہ خوف ورجا ہے
 عالم میں یہی شمس صبحی بدر و جی ہے
 انجیل کرامت ہے یہ فرقان ہدایہ ہے
 یہ قلم احسان ہے یہی کبر عطا ہے
 یہ مالک تقدیر ہے مختار قضا ہے
 یہ میر حقیقت ہے یہ پیر عرفا ہے
 یہ رہبر جبروت ہے اور مخبر لایا ہے
 یہ معدن فیض و کرم و جود و سخا ہے
 یہ مصدر خلق و کرم و مہر و وفا ہے
 یہ کل کا سراج ہے یہی کل کی دوا ہے
 یہ خضر رہ حق ہے یہی آب بقا ہے

استادہ ہوا خانہ اسلام انہین سے
ہراک کا خبر گیر ہے ہراک کا ہی غنچوار
مسکینوں کا ہے انکی سو اکون وسیلہ
قرآن کے کل آیات و نزولات کو دیکھو
خالق نے پڑ پایا ہے انہین علم لدنی
اصنام کو کعبہ سے انہون نے ہی نکالا
بندہ ہو مگر اسمین خدا کی ہین صفاتین
عارف جسے کرتے ہین بیان وحد و کثر
اللہ ہے صادق تو یہ میر ہی ہے صادق
ظاہر ہو کسب تھے جو علایل و محارم
صادق کئے ہین امر و نواہی کے سب احکام
خالق کی اطاعت ہی جو ہر انکی اطاعت
اقرار نبوت میں ہے اقرار خدا کا
ہر حال میں ہر جا یہ یہ غالب ہے سب پر
معراج ہوئی عرش معلیٰ پہ نبی کو
چلنے لڑنے تیزی ہے براق بنوی کی
جسکو یہ ذرا اک نظر مہر سے دیکھے
دنیا میں یہ حامی ہے تو معنی میں مددگار

یہ قائم دین ہے یہ بنیاد تقاب ہے
ہراک کا مددگار ہے مطلوب مدد ہے
حاجی غریبوں کا معین الضعفا ہے
ہر آیت ہر جزو میں انکی ہی ثنا ہے
یاں اول و آخر کا جو احوال ہے وہاں ہے
حاصل ہو ہی اسنے ہی ہراک کو صفات
یہ منظر حق ہے نہیں فرق اسمین ذرا ہے
وہ آپکا اک مال خلا شان ملا ہے
جو کچھ کہا خالق نے وہی اس نے کہا ہے
بد کام جیسا ہے نہ کوئی نیک جیسا ہے
سب ہو گیا ظاہر جو بے لہا اور بُرا ہے
ہراک کیلئے انکی اطاعت میں بہلا ہے
انکار نبوت ہو تو انکار خدا ہے
اللہ نے بخشا انہین وہ نور و قوا ہے
کب درتہ ایسا کسی مرسل کو ملا ہے
گردا کے قدم دیکھئے ہر عقل سامنے
خورشید بنے دم میں جو مانند سہا ہے
ہر حال میں ہر ایک پہ مہر انکی سدا ہے

ہر عاجز و سبکیس کا ہے عالم میں مربی
 آسمان ہویں سب تکلمین ان کو سب سے
 سلطان و عالم ہے یہ لذت سے شہ گام
 اللہ نے بخشی ہے انہیں دولت جاوید
 ہر ایک مصائب میں کئے شکر و تحفل
 ثابت مدعی انکی چہا دونیں شہو
 کیا بد میں جھکی ہے فقط تیغ ہلا لی
 مشرک کو کیا قتل موحّد کو دیا امن
 اخلاق ترے دیکھ کے کہتے ہیں پیمر
 ہے شکر کا غلام تو اصرار کا ہے طرہ
 انکا ہے شرف با رخ نازوں سے ہوید
 بے مثل ہے سربا ت میں تو با ت آتی
 مومن کو بھلا انکی محبت نہو کیونکر
 دان حق سے عوض انکی محبت کا ملیگا
 دشمن جو ہے انکا وہ جہنم میں جلیگا
 ہے خاک در پاک کی اکسیر سے بڑھ کر
 اس در کا گدا جو ہے وہ ہے شاہ زمانہ
 پر گوہر مقصد سے ہے دامان تر و خشک

حق رحمت عالم انہیں خالق نے کہا ہے
 ہر عقدہ لا حول کا یہی عقدہ کشا ہے
 جو حق لے دیا فاقہ کشی میں وہ غذا ہے
 وہ کفر قناعت ہے نہیں جسکو فنا ہے
 ختم اپنہ ہوا رشید عبور رضا ہے
 یہ قطب فیض ملک رزم و دغا ہے
 اظہر صفت شمس ہر اک انکی غزا ہے
 تو نے جو کیا کام وہ سب حق پہ کیا ہے
 زمیند ترے قد پہ رسالت کی قبا ہے
 اور زیب بدن انکے عبادت کی عبا ہے
 مغرب ہی کہ ظہر و سحر و عصر و عشا ہے
 تجھ سنا نہ کوئی ہے نہ تو ہو گانا ہوا ہے
 ہر ایک پہ واجب شہد والا کی ولا ہے
 موقوف قیامت پہ اس الفت کی جڑا ہے
 ناری کے لئے آتش و زرخ کی سزا ہے
 سر مر پہ جواہر کا بھی کیا مال طلا ہے
 جوشاہ زمانہ ہے وہ اس در کا گدا ہے
 کیا ابر گہر بار ترادست عطا ہے

عینی کو میں کس طرح محمد سے دون نسبت
 یہ دوست خدا کا ہے خدا دوست ہم اکٹا
 کیا دج پیغمبر میں زبان کام کرے گی
 ہے فیتہ نور مکمل رخ روشن
 اک جلوہ غائی کا ہے بیجا نہ دو عالم
 او نہ تہی زینما تو خدا اپنے ہے عاشق
 لکھتا ہوں جو تعریف میں اوں ماہ عرب کی
 حضرت کی جوامت ہو ہر امت مرحوم
 دیکھو تو ہے کیا گرمی بازار شفاعت
 اب فخر بچی کشتی کا اپنے ہے نگہبان
 ہنگامہ محشر کا ہمیں ڈر نہیں ہرگز
 مولا ترے اخلاق مروت کے میں جنت
 شاہوں کی ترے در پہ جھکی جاتی ہے گرد
 قارون کا خزانہ بھی نظرمین نہیں کہ مال
 ایمان کا اثر فیض ہدایت سے ہے ظاہر
 یہ الفت حضرت سے ہر سینہ مرا معمور
 رب میرا ہے اللہ نبی میرا محمد
 ہو بار میرے مجھے دربار نبی میں تو

ہر درو کی اس نام مبارک میں شفا
 محبوب و محبوب حق کا کوئی ان کے سوا
 دم بند یہاں نا طفقہ چون و چرا ہے
 اور رشک وہ چادر مہتاب ردا ہے
 کیا گوہر حسن نبوی پیش بہا ہے
 یوسف کا جدرسن بہا یہ حسن جدا ہے
 کا غذا کا ورق اک ورق نور بننا ہے
 معفو ہوا ہر ایک گنہ اور خطا ہے
 ہر ایک گنہ معفو کی میزان میں تلا ہے
 کچھ خوف نہیں کہو جو طوفان بلا ہے
 ہم اوسکی میں امت میں جو محبوب خدا ہے
 دشمن بھی ترے لطف کا ممنون رہا ہے
 او ٹھٹا نہیں سرشت تکبر کی دوتا ہے
 حاصل یہ فقیر کے ترے گنج غنا ہے
 بیدار ہوئی نرگس کی ہنسی گونجین جیا ہے
 دل میں شک و رت ہے سخن میں کیا ہے
 یہ ور و زبان بد مری ہر صبح و سہا ہے
 یہ حضرت باری سے مری روز دعا ہے

کیونکہ پہنچے نہ شرب کی طرف شوق دلایا
 اللہ نے بخشی ہے مجھے خلد کی جاگیر
 پہیلی ہے یہ اب نافہ اشعار کی خوشبو
 یہ مدح طرزی نہیں ہوسی کا ہے اعجاز
 کیونکہ طرز سخن ہو نہ زلال مر اسب سے
 تھکے ہو چوتھ سے مدح میں مدوح کی تائید
 خانی نے بیان انگریز کئے انکی فضائل
 میں لوگنا صلہ پیش خدا حشر میں ہر کر
 اب بعد دعا ختم قصیدہ کرو عشق
 لندہ سے حال ہے کیجئے نظر حرم
 مولامین غلام ایچا ہوں کس سے کہوں حال
 کچھ عرض کی حاجت نہیں اللہ ہی آگاہ
 دلیمن جو مقاصد ہیں ہر سب وہ برائین
 جلدی سے خدا کیلئے دیدار دکھا دو
 گرفتارمہ بالخیر مرا حبسہ پیوستہ
 جہنم کہ خدا کی ہے رہے دین محمد

ننگہ ہوں میں وان جاذبہ کاہ رہا ہے
 یہ مدح سرا کی محمد کا مصلہ ہے
 پردہ جو سماعت کا ہے دامن نجات
 کاغذ بدینا ہے تو خامہ ہی عرصہ ہے
 موزون ہے طبیعت مری اور تیز دکا ہے
 میں کیا ہوں سخن کیا ہے طبیعت مری کیا
 مخلوق کو کیا طاقت توصیف و ثنا ہے
 دوزخ میں فرشتوں کی قصیدہ یہ لکھا ہے
 یاں ناظرہ عاجز ہے خوشی کی یہ جا ہے
 گھیری ہوئی اب جگو ہر اک رنج و بلا ہے
 پہر کون وسیلہ مرا حضرت کسوا ہے
 اور آپ سے پوشیدہ نہ کچھ حال مرا ہے
 جسمین ہو خوشی آگاہی اور حق کی رضا ہے
 اب شوق قد مہوسی اقدس کا بڑا ہے
 مقبول ہو یا رب مری آخر یہ دعا ہے
 صلوة محمد پہ ہو جب تک کہ خدا ہے

قصیدہ چہارم

فاتح باب سخن مفتوح بسم اللہ ہے
 مدح واجب کے ہو سکتے ہیں مگر نہیں
 حکم کن سے کر کے پیدا جسے یہ کون دیکھا
 جسم و جان و دل یا اور عقل کی حکم عطا
 امت پیغمبر آخر زمان میں کر کے خلق
 یہ شرف حکم دیا سجدہ ملائک نے کیا
 کی ہے اپنے واسطے اسطرح کی نازل ہوئی
 حضرت آدم سے ختم المرسلین تک پڑ پڑ
 ہیں معنی اللہ آدم اور بنی اللہ نوح
 ہی روح اللہ اسماعیل موسیٰ کا لقب
 پر خدا کے فضل سے ہو گئی ایسا ملا
 انبیاء پر حق نے افضل انکو ہی ایسا کیا
 پہنچا اوپر خدا ہے اور ملائک سے درود
 بالبرہ سے پہلے خالق نے ہی خلق انکو کیا
 ہے جو کہ نسبت خدا و مصطفیٰ کے درمیان
 و امن عظمت ملک انکو نہ پہنچا دست فکر
 جسطرح حضرت ثعلب سے گئے معراج کو
 شوق اشارہ سے ہوا وہ اور اسی محبت ہوئی

کچھ معنی حمد حق نعمت رسول اللہ ہے
 حمد خالق میں زبان مخلوق کی کوتاہ ہے
 فضل سے اپنے رکھائی ہو سیدی راہ
 دین حق ہو کر دیا صد شکر و حمد اللہ ہے
 دی ہے ہو ایسی نعمت جو کہ خاطر خواہ ہے
 جو ہر اک محکوم اور قائم بامر اللہ ہے
 جو ہر حق للتقین ہے ہادی مگر راہ ہے
 انبیاء آئے ہیں اور ہر ایک مالی جاہ ہے
 نام ابراہیم خکا ہے خلیل اللہ ہے
 ہے کلیم اللہ اور عیسیٰ کا روح اللہ ہے
 جو کہ ختم المرسلین ہے اور حبیب اللہ ہے
 اختر و نین جسطرح تابندہ نور ماہ ہے
 مرجا کیا مرتبہ کیا شان صل اللہ ہے
 اب بشر سے انکو کیا نسبت معاذ اللہ ہے
 جانتے ہیں مصطفیٰ خود اور خدا آگاہ ہے
 سرسرایان پنج عقل رسا کو تاہ ہے
 اسطرح سامان تک جانا کوئی نوشاہ ہے
 زیر فرمان مہر ہے محکوم الحاکم ماہ ہے

ہو سکے کیا مجھے شانِ محف نامق بیان
 سر جگاتے حکم پر اسکے ہین سا ہان جہان
 انس و جن و مرد و ملک سنگ و شجر و حشر و طیور
 بہت عالی ہے انکی وہ کہ جسکے سامنے
 منزلِ دنیا میں مگر آموگنا ہے یہ رہنما
 مادی جن و بشر ہے رحمۃ للعالمین
 انتظام دین و دنیا ہے انہیں کی ذات سے
 خیر خواہ دشمنان ہے مہربان دوستان
 دونوں عالم میں اوجالا ہے انہیں کی ذات کا
 کر کے باطل کو کوچ دین حق طسار کیا
 انبیاء و نضر ہے ہی پیشواے خاوند عام
 پیونجا ہے منزل مقصد کو اسکا راہرو
 کیا برکت ہے قدم پاک کی جسکے سبب
 ہی ہی نجم الہدی بدر الدجی شمس الضحیٰ
 زمیٰ فیضیت کی کراست زمیٰ شہادت جمیٰ شمس
 وحی سے خالی نہیں ہے انکی جو بات ہے
 باطل و حق توجہ انکی عدالت سے ہو
 دوست جو انکا ہے اپنا آپ ہی وہ خیر خواہ

جو کلام پاک ہے انکا کلام اللہ ہے
 دین کا سلطان ہے یہ عالم کا شاہنشاہ ہے
 زیر فرمان انکی ہر اک بلا اکراہ ہے
 مارشل ہو رہے اور کوہ مثل کاہ ہے
 روز محشر عاصیوں کا بس شفاعت خواہ ہے
 خاک کون و مکان سر در خلق اللہ ہے
 پادشاہ دین ہے اور دنیا کا شاہنشاہ ہے
 ہر طرح امت کا اپنی بس ترقی خواہ ہے
 مہر جسکے نور سے روشن ہے یہ وہ ماہ ہے
 جس جگہ بیت الصنم تھا اب وہ بیت اللہ ہے
 مادی راہ ہدی ہے رہبر گمراہ ہے
 مصطفیٰ کے شرع کی جورا ہے شہراہ ہے
 بنگلی روئے زمین پر سب عبادت گاہ ہے
 بس ہی شمع ہدایت ہی چراغ راہ ہے
 زمیٰ شرف زمیٰ رتبہ زمیٰ تربت زمیٰ جاہ ہے
 حکم انکا ہے جو کوہ عین ابراہیم ہے
 پیر عبت نوشیروان کو عدل کا انواہ ہے
 انکا جو دشمن ہے اپنا آپ وہ بدخواہ ہے

دست بخشش ایچا جو ہر وہ ہر دست خدا
ایچا دیدار ہی لاریب ہر دیدار حق
صفحہ صحف ہے وہ پر نور پشانی اگر
اگے یان سایل کوئی خالی نہیں جاتا کہی
خاکوئی خانہ کعبہ ہے گرجا طواف
سنگ اسود سے ہی افضل تر سنگستان
سیکڑا آتی ہیں حرمین خلد سے جس جا پر
قافلہ کا زایرونگی جو یہ اوٹتا ہے غبار
در پہ اب اپنے بلائیے مجھے بہر خدا
اومی سے مرجع ہوا انکی بیان مکر نہیں
اول و افضل ہیں سب مصطفیٰ خدا
ہے یہ محبوب خدا عاشق ہے خود انکا خدا
وہ شہین نام ہے جکا علی مرتضیٰ
وہ علی جو ہے خدا کا راز دان و راز دا
وہ علی جکا تولد آج دنیا میں ہوا
ہو گئی سب تیر کی اب کفر کی کعبہ سے دور
حامی دین رسول اللہ ہے پیدا ہوا
یہ و نور عیش و عشرت گلشن عالم میں ہے

چشم رحمت اپنی جو ہے وہ عین اللہ ہے
صورت پر نور ہے انکی کردہ اللہ ہے
اوسپنرا بروکے کشیدہ مدبسم اللہ ہے
شان حق کیا فیض کا نصہد رتری درگاہ ہے
عروشیو کی روضہ اندس زیارت گاہ ہے
بوسہ گاہ اہل گردن اپنی درگاہ ہے
گلشن دشت ہینہ کی وہ نہ بہت گاہ ہے
عازہ رخسارہ حوری وہ گرد راہ ہے
ارژو دہلیز بوسی کی بہت واد اللہ ہے
شان میں انکی ہوا نازل کلام اللہ ہے
طول کی حاجت نہیں کچھ قصہ بس کوتاہ ہے
خز نہ دین کون اس اسرار سے آگاہ ہے
جو کہ سلطان عرب ہے اور عجم کا شاہ ہے
وہ علی جو مصطفیٰ کا ہدم و ہمارا ہے
وہ علی بیت الحرم جسکی ولادت گاہ ہے
نور حیدر سے موز آج بیت اللہ ہے
ایچ شیطاں لعین کے گہر میں ولایت ہے
پہرے ہیں غنچ خوشی سے لب پہ قایا قاہ ہے

شیر حق کی والدہ ہے فاطمہ بنت اسد
 باب بشر کا ہے جگر اور نور چشم نوح ہے
 دیکھ کر کہتے تھے سب طفلی مین انکو بقیہ طفل
 دم بدم نازل فرشتے ہوتے مین پڑتے درو
 ہو گیا ہے جلوہ گراہ بنی یاشم کا حسن
 چوڑ کر بت خانہ مین کا فرسوسے سجد چلے
 کلمہ توحید جاری زور سے انکے ہوا
 زور بازو سے انہیں کے دین احمدی توکی
 حق علی کے ساتھ ہے یہ ہے حدیث مطلقہ
 زینب خنیش غبر و زینب دہ جادہ ہے
 اعتقاد اوسکا نبوت مین کہی کامل نہیں
 مرتضیٰ کی ذات ہے بیشک شبیہ مصطفیٰ
 مرتبہ انہ نبوت اور ولایت کا ہے ختم
 دو جہان بیشک موزین انہیں کی دھجہ
 جو کہ تیز دوست ہے اللہ اوسکا دوست ہے
 کیوں جو کہے مرنہ اپنا اور بہ تیرے آسمان
 ہے توکل تاج انکا اور مسند جانا
 شیر حق کی وہ شجاعت ہے کہ کھام مٹا

والد عالی ہم بوطالب ذیجاہ ہے
 دل ہے اسلعل کا جان خلیل اللہ ہے
 بے نظیر و بے مثال ہے بدل اللہ ہے
 آسمان سے تاز مین اک شوصل اللہ
 اب زمانہ مین مہ کنعان کی کسکو چاہے
 راہ حق پر آکر ہا لب خود ہر اک گمراہ ہے
 ہر زبان پر لا الہ تاہ الا اللہ ہے
 قوۃ اللہ ہے ید اللہ ہے پیف اللہ ہے
 یہ حد ہر مین حق اور ہر اللہ ہے بالذکر
 رونق محراب و مسجد شمع بیت اللہ ہے
 گرامت سے کسکو انکی استکراہ ہے
 سچ اگر پوچھو تو یہ شبیہ بے اشباہ ہے
 ہے بنی ختم الرسل حیدر ولی اللہ ہے
 مصطفیٰ مین ہر انور اور حیدر ماہ ہے
 خود خدا دشمن ہے اوسکا جو تیرا بدخواہ ہے
 قبل اہل لایت آپکی درگاہ ہے
 فقر کے عالم مین دو عالم کا شامشاہ ہے
 شیر خزان انکے آگے بچہ رباہ ہے

عشق مولا سے پہر ہے دل ہمارا طرح
 آسمان گر در خلد قدس سے اونچا ہے تو کیا
 شوق ہے دل میں خف جانیکا گر چاہے خدا
 تشنگی کا روز محشر کے نہیں ہے بکھوٹ
 ماری ہی والا جلایا ہی علی نے حکم سے
 ہکلامی حق کو تھی اون سے ہی انس دوستی
 شعر میر سے مگر سب مومن پڑھیں دلیور
 لو پڑھو صلوة دل سے بخت پر پانچ بار
 دلیمن ہو جاگیر جبکہ دوستی بختن
 دوستی بختن صوفی سے میری ہے عیان
 سب واجب کیوں نہ مثل نبی حب علی
 مصطفیٰ کا جو وہ دشمن جو ہے دشمن اپکا
 والدہ عظیمین ہے نفس نبی حق کا ولی
 آپ کی بخشش کے آگے فرق کفر و دین کا ہے
 ذکر حاتم کی سخاوت کا بیان پر ہر خطا
 یا علی کیجئے مدد بہر خدا و مصطفیٰ
 حال دل میرا کسی پر کس طرح سے ہو گیا
 مصطفیٰ بہ دل بہت اب غنیمت کا یار ہیں

جو غم و شادی دنیا کو نہیں یاں راہ ہے
 مرتد بین کوہ سے بڑھ کر ہے یہ وہ کاہ ہے
 سر سے یہ رہ ہر قدم چلنے کی دل میں چاہ ہے
 ہے علی ساقی نبی اپنا شفاعت خواہ ہے
 اس سے بڑھ کر کب پہلا اعجاز روح القدس
 یہ ولی اللہ ہے موسیٰ کلیم اللہ ہے
 یہ نہ چاہی آہ ہے اور یاں نہ زیبا واہ ہے
 ایک کادہ اجر ہے اور پانچ کا بچا ہر ہے
 خاص جاگیر جنان اوسکے لئے تنخواہ ہے
 صاف پانی میں نظر حشر آتی تاہ ہے
 شان میں انکی حدیث وال من والاہ ہے
 دیکھو قول پیغمبر عادیں عا داہ ہے
 فاطمہ کا زوج داماد رسول اللہ ہے
 گریہ حاتم کا سخاوت میں بڑا فواد ہے
 ناک کو گئی نور سے نسبت معاذ اللہ ہے
 اندرون گہری ہوئی محکوم جائگاہ ہے
 غم سے اٹھا ہے ہونٹوں پر نہیں پر آہ ہے
 وقت یہ امداد کا اللہ یا غوثاہ ہے

درد ہے دل میں جو پیر عرص کی حاجت نہیں
 ڈرنہ عشقی ہیں علی رضی شکل کش
 تو غلام مصطفیٰ ہے دیگا سب خالق تجھ
 حاسد و نکو اس طرح ہے عشق پر میر محمد
 دولت حب نبی سے دل یہ مالا مال ہے
 میں ہوں عاشق گنج رجاء و نبوی کیا غرض
 عشق میں یہ بے سرو سامانی اپنا ہے شہ
 عشق کے باعث بغیر ی میں ہی ہوں نہیں باد
 لائق دل بستی اسباب دنیا کا نہیں
 زاد راہ آخرت کی فکر کر غافل نہ رہ
 بس عبادت خالق اکبر کی ہر اپنا رفیق
 آپکے اصحاب جو میں ہیں ہدایت کے نجوم
 عشق محبوب خدا کے ساتھ دل سے چاہئے
 یا آہی تجھ کو دکھلا دے مدینہ کی عمار
 اپنے روضہ پر بلا لیجے مجھے یا مصطفیٰ
 روح میری اڑ کے اکدن بس مدینہ جا لیگی
 میں غلام مصطفیٰ ہوں عشق ہے اور نسے مجھے
 دین ہر اسلام میرا اور قرآن ہے کتاب

آپ پر ظاہر ہے سب اللہ مرا آگاہ ہے
 مصطفیٰ بہر مدد حاجت روا اللہ ہے
 کیا کمی تجھ کو ترا آقا رسول اللہ ہے
 جسطرح عتین کو اکثر ہوتی حرص باہ ہے
 فکر کہ ہے گنج کی نہ آرزوے جاہ ہے
 گنج شکل گنج اور جاہ شکل چاہ ہے
 فرش ہے خاک زمین افلاک کی خرگاہ ہے
 غم کا لشکر علم میرا یہ مدآہ ہے
 دیکھو دنیا میں الم کا ہر شادی گاہ ہے
 منزل فانی سے اے عشقی سفر ناگاہ
 الفت آل نبی سرمایہ دل خواہ ہے
 اقتدا جو ان کی ہے دین ہدی کی راہ ہے
 عاشقوں کو مل گیا دلبر یہ خواہ خواہ ہے
 بلبل شید اکو گلگشت جمن کی چاہ ہے
 ہجر سے ہے درد دل میں اور غم جاگا
 چار دیو اور غلام گرچہ راہ ہے
 چاہتا جسکو خدا ہی ہے اوسیکی چاہ ہے
 ہے نبی میرا محمد رب مرا اللہ ہے

<p>دلین میرے ہے خدا و مصطفیٰ کی دوستی ختم کر کے یہ نصیحت اب کر عشقی دعا یا علی اب تو میری مشکل کشائی کیجئے یا نبی اللہ ترجمہ کی نظر مجھ پر کرو یا الہی رکھ مجھے محفوظ ہر اک برج سے خوش رہیں اجا بابا و سون ہوں ہر اک پاپا</p>	<p>ایک جابر جمع باجم نور مہر و ماہ ہے مرح مولا میں زبان مدح کی کوتاہ ہے وقت یہ امداد کا مولا مرے واسطہ ہے ہوں غلام خاص حضرت کا خدا آگاہ ہے ہے ختم ادسکی لقب حبیب کا رسول اللہ ہے جب ملک محبوب عالم میں یہ سال و ماہ ہے</p>
---	--

غزل ردیف الف

<p>الہی نام سے تیرے ہو و افضل دہان میرا میں نہ مست ہوں ہی نہ پیر خان میرا مرانہ ہے یا ہو ہوں میں بلبل باغ و حدیث رہ صبر و رضا میں رکھ مجھے ثابت قدم یار بہر سو عقل پر تھا پر رفاقت چہرہ روی آخر عبث الزام و نامائی و نادانی کا ہے مجھ پر چند و اسات میرا عقلی سے کبھی اتنیک نظر آتا ہے مجھ کو دست دشمن ایک ستور پر بنائے فرط حیرت سے میں اب تصویر شاہی نظر آتا ہے سینہ میں اپنے وہ نہ تاناہوین</p>	<p>حدیث عشق سے اپنی بڑا حسن میان میرا شراب عشق سے ملو ہے جام جم و جان میرا کہ شام گلبن لاہوت پر ہے استیان میرا ہوا ہے اب او سے منظر خاطر امتحان میرا ریا راہ طلب میں عشق ہی بس نہان میرا نہان ہے ماتہ میں تقدیر کے سود و زیان میرا رہیگا در و دل بعد فنا ہی تو امان میرا کہوت میان نہیں دل صاف ہے آئینہ سان میرا کہ نقطہ کی طرح سے بے صدا ہے یہ وطن میرا خدا اجائے گیا پہلو میرے دل کہاں میرا</p>
--	---

کسی پر کس طرح سے ہو عیان از بہان تیرا	نہ پہچان زبان سوز و زدن سے ہے یہ اندیشہ
رہنا سے پار سے دل ہے چھینے شادمان میرا	ستم یا لطف جو چاہے کرے وہ مجھ پر عشق

دو غزل

<p>ازل کہہ دوز سے عاشق پہنچا ارجان جہا تیرا ہنیں ملتا کہیں مجھ کو نشان امی بے نشان تیرا سنا ہے بے زبان تلوے اکثر از زبان تیرا ہمیشہ ذکر رہتا ہے جہا دیکھو دمان تیرا سمجھتا نہیں یہ سب کچھ شہبے گمان تیرا سدا اسی نام ہے جان جہاں درد و زبان بنا آئینہ خانہ عالم کون و مکان تیرا مری انگہوں کو دیکھ کے کوئی جلوہ جابجا تیرا مرا آرام دل ہے تو مرا دل ہے مکان تیرا ہرگز ذکر نہان تیرا کہ ذکر عیان تیرا</p>	<p>موسے ولین یرواغ عشق شد سے نہا تیرا کہاں دیکھو پہلا تجھ کو ٹھکانا ہے کہاں تیرا ترا احوال برفت میں جا کر کون کس سے ہوا ہے حسن کا تیرے یہ اے پردہ نشین چرا کہیں ہے حسن کا طرہ کہیں ہے عشق کا جذبہ محبت ہوتی ہے جس سے وہ ہر دم یاد آتا ہے تو ہی تو ہے نظرمین جھٹک کو دیکھتا ہوں مثل ہے حسن کو سلی کے دیکھتے چشم جنوں سے گدرا عیار کا مکن نہیں اس میں کسی صورت ہے تیری یاد کہہ ولین ہے تیرا نام کہہ پر</p>
---	---

نہ پہچاننا مجھ پر ہمیشہ غیر کے در پر
 سر عشقی ہو یا رب اور سنگ آستان تیرا

غزل

نظر آتا ہے پر جلوہ ہر اک جاہر زبان تیرا	ہر صنف پاک گریہ لازمان دلا مکان تیرا
---	--------------------------------------

<p> رہیگا بونہی ہو واسر میں میر جا دل تیرا کد جا دل گاجی سے ہی یہ اب شوق قد بوی مخالف سے میں نیا پوشتہ عشق برآئے اگر تن سے شک کوئی جدا سر بھی مرا کر دے ترے کوچ میں صبح دشام بر باشور ستا ہے غرض ہے دیر سے بکونہ ہے کعبہ سے کچھ طلب خدا کی شان ایان آگیا تجسیر بتوں کا بھی کرے کیا معرفت کا تیری پہر کوئی آدمی غو قدم اشجار ہو دریا سیاہی خلق سب کا تب </p>	<p> میں دیوانہ ہوا ہوں جان و دل سے جا بجا اگر روکیگا محکو در پہ تیرے دربان تیرا کہ عاشق محکو تلاتے ہیں خیال دشمنان تیرا نہ لب تک آگیا میرے کہی راز نہ بان تیرا کہ ہر دم مارتے ہیں مگر وہ عاشقان تیرا وہی قلیہ ہے آتا ہے نظر جلوہ جہان تیرا بنسہ بندہ ہے زر سبھی سہندستان تیرا نہیں پیچاے حق معرفت پیغمبران تیرا رقم تب ہی نہیں ہوتا ہے یک نہ بیان تیرا </p>
<p> ہر اک خور و کلان کرتا ہے بس او کی شاخو انی ہوا ہے جب سے عشقی بنے عاشق مدح خوان تیرا </p>	
<p> احد ہے ذات حق قابل ہونین توحید یزدان کا بہر ہے عشق سینہ میں رخ محبوب بجان کا کلام اللہ کا ہے ہر کلام مصحف ناطق نہ تھا کچھ کام شاہ دین کو دنیا کے تجل سے برسا کہ حقیقت میں ترے عقل بشیر کیا ہو سبق تو نے بڑا یا عقل کل کو علم باطن کا </p>	<p> محبت احمدیہ ہم کی حاصل ہے ایان کا جہان طو را کہ جلوہ ہے میرے واقع سوزان کا حدیث قدس میں سب طرز ہے آیات قرآن کا کلیم فقر نبی بوس لبک دین کو سلطان کا برابر مرتبہ اسجا ہے دانا و نادان کا ہمہ دانی یہ بھی وہ طفل ہے تیرے دبستان کا </p>

<p>اگر مہو کو کشتی بان نہیں کہ خوف طوفان کا کہ دامن شفاعت اکابرہ ہوگا عصیان کا کہ ذات ذی شرف مجمع ہے واجب اور امکان کا ہے ذوق حسن یہاں محاذ و ماہ کنعان کا</p>	<p>گر کی نار و نوح کیا کہ ہے شافع نبی اپنا کہ ہکا رو کے سارے عیث کجا نیکے محبت ہوا ہی سر سبز طاہر قدم السنہ مدد و النہ کٹی تین اونگلیاں یوسف پہ پہ جانیں ہوں ہمت</p>
<p>ہے جب تک یاد دہی زندگی عشقی کی ہر تکت بجائے جان ہے بسن دلیں تصور جان جانان کا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>خدا جائے لکھا ہوگا نتیجہ میری ارمان کا بسان نمچہ گل مند ہے منہ اہل عرفان کا کیا ہے کام ہر اک شک ترسے آبیاران کا کہ انکی دوستی سے ہو گیا ہندوستان یزدان کا کہ جب کافرش پادیدہ ہے ہر اک حور و غلمان کا نگینہ بنگیا ہے دل را امیر سلیمان کا نہیں محتاج ہے پیرادری عیسیٰ کے در مان کا بنے کمل گل امید ہر اک خار حیران کا کوئی برسان نہیں ہو لاکر حال پریشان کا کہ ہوگا ہاتھین گوشہ مرے حضرت کردمان کا کہ درج احمد رسل نہیں تقدیر انسان کا</p>	<p>ہوا ہے دل کو شوق وصل اب محبوب یزدان کا مثال پورا ہے معرفت میں پوشش انسان کا تری فرقت میں روئے ہوئی کشت اہل تارہ بڑا ہی عشق محبوب آہی سے مراد تہ نقد حق جان و دل میرا خرام ناز پیراد کے ہوا ہے شبت و سہیں اسم اعظم اکا جب سے تنہا ہے مردن میں عشق محبوب آہی میں دکھائے فیض گرا بر کرم انکا تو دم صبر میں خدا کے واسطے مجھ پر رحم کی نظر کیجے غلام مصطفیٰ ہوں جاؤنگا جنت میں میں جانا عاجزی عشقی ہے بہتر مکر و جنت میں</p>

غزل

بنا دھڑب مدح محمد ہے سخن میرا
ہے کلک مدح پیر اخذ لب نغمہ زن میرا
خدا کی محکو کہتی ہے رسول اللہ کا عاشق
نذا او کے قدوم پاک پر نقش پا پر ہے
جدا فی شک و یوسف کے مرے محکو ستا ہے
خدا کی راہ کا سالک میں ہوں پیر و پیر کا
ہوا ہے عشق محبوب الہی میں جنوں محکو
کردی کیا عرض حال در دل نہاں نہیں ہوا
ہوں بسلسلہ بستان مصطفیٰ کا گلشن طیب
نکھچاؤں یہاں سے میں ہوں جا کر دیدین
در پر نور کے ہوسا نے یا رب ہر ابد فن
حبیب کمریا کے چارتن محبوب میں عشقی

مرے سے لب میں بجاتے یہ شیریں چہرہ میں میرا
شگفتہ کیوں ہوں نفست احمد ہے چمن میرا
بنا محبوب ہے جب سے حبیب ذوالحسن میرا
یہ دل میرا یہ جان میری یہ سر میرا یہ تن میرا
بنا ہر خانہ دل غم سے اب بیت الحزن میرا
طریق حق کا جو طالب ہے وہ سیکھ چلن میرا
سیا لون کو ہے غم یہ دیکھ کر دیا نہ بین میرا
ہے ظاہر آپ پر احوال ہمارا من و عن میرا
ہے گلزارِ گلشنِ جنان کی ایک فصیح میرا
نہ نکھوں پیر و مان سے میں دینہ ہو وطن میرا
ہو چادر پردہ در دامن رحمت کفن میرا
و طیفہ رات دن ہے نام پاک بختن میرا

سے لکھ کر نام کریم و حبیب محمد اکرم

غزل

عجب طغرائی کھلا میں نے لبم اللہ کی عکا
نیا ہے طور یہ حمد خدا اور نفست احمد کا
پہرا میم محمد لکھ لکھ کر داد اسکے قلم سے

ملا کر نام ساتھ اللہ کے لکھا محمد کا
لکھا اللہ پہلے نام بعد اسکے محمد کا
بڑا یا رب یہ نام پاک سے لوح زبر عبد کا

<p>حقیقت سے ہر حق واقعہ خدا ہی خود ترا و اصف خدا کے حکم سے روح الامین اس گہر کے خادہ میں رسول حق وہ ہر کسی نشین بزم محبوبے گرے بت سجدہ تعلیم کو کعبہ میں سر کے بل ملا یک تابع فرمان ہیں یہ فخر سلیمان کے نہیں ہے جو کثرت میں کوئی در یتیم ایسا کیا انگار انکا جس نے وہ خالق کا ہے منکر بجائے سبب سے حشر رنگ ہم مکر شیطان سے</p>	<p>بیان کیا سو سکے جسے ترے اوتھا سجد کا نہ تھا خدمت کے کرنے میں سبب کوئی خوشامد کا کہ ہے عرش علی نکیہ کہ اک حبیبی مسند کا ہوا غل جب حبیب کبریا کی آمد آمد کا جلوس آ رہا یہ شان شاہ ہے تحت زمرہ کا دریکتا ہے یہ عالی گہر دریا سے سرمد کا سیہ رود و جہا نہیں ہے منافق اور ترک کا کیا لطف نبی نے کام ذوالقرنین کے سد کا</p>
---	--

بہلا عشقی کرے تعریف کیا کوئی محمد کی
خدا نے نام خود محمود رکھا ہے محمد کا

عزل

<p>ازل سے تا ابد جلوہ ہے اعلیٰ ذات ارشد کا ہے میکسان اول و آخر خدا کا اور محمد کا اور ہر حق سے انہیں مصلحت اور ہر عیب سے الہی ہے تنہا محکم ہر بچا دے مدینہ میں سرا یا چشم بیکر شوق دل سے میں کروں کہی آنکھیں ملوں در پر زمین کا لوں کہی کہی مدد میں جا کر میں زیارت سے شرف</p>	<p>اشارہ کر رہا ہے یہ الف اور دال احمد کا ہے دال ابر الف اور دال اہد کا اور احمد کا محمد میں اشارہ ہے یہی میم مشد د کا میسر سو نظر رکھش خلد محمد کا تاشہ گاہ مسجد کا نظر رہ گاہ گنبد کا کنا لون خوب ارمان دل سے انچ شوق پیدا کروں لگ کر دہر پر طواف اس باک پر قد کا</p>
--	---

<p>جواب الکیا مولاسے علم صلوة ہے حد کا نشان حد کا ہو میری نشان اور پاک ہے حد کا ہوں طہور زمین زار و زغن کا دام اور د کا</p>	<p>پہون صلوة بعد چپ کھڑا ہو کر اوسے میں رہون بعد فنا ہی اوسن میں پر مثل نقش یا پس ہون مدینہ کی زمین میں دفن ہو یا رب</p>	
	<p>زبان پر نام آجاتا محمد کا ہے جب عشقی میں لب سے چوم لیتا ہوں دہن میں محمد کا</p>	
<p>غزل سراپا</p>		
<p>بلبل و سرخ و گندم رنگ جسم پاک و نشان تھا بلند و بڑیا بینی تہی روشن رو سے تابان تھا دراز و شکر گین بار یک ہر اک سحر گان تھا ہر اک وقت کھلم مثل گوہر و افشان تھا یہ عالم ارشیا اور کا بگر و رو سے تابان تھا خط بار یک سید سے مگر ناف کییاں تھا کہ جسمین لا الہ تار رسول اللہ نمایان تھا تہی بچے نور کے جس سے جل مہر و خشان تھا نہ سایہ خاک پر پڑتا تھا حق ہی مستور جان تھا یہ خوشبو تہی پسینہ میں کہ گویا عطر افشان تھا</p>	<p>سراپا نور پیر اعلیٰ ختم رسولان تھا کشادہ تہی چین پیوستہ و بار یک ابرو تھا تہی اوسط کان نورانی سیہ سر گین اکھین تہی لب ترک من خوشبو اور اوسین بر مینا دندان بگر و ماہ حلقہ جطر ح بالہ کا ہوتا ہے شکم سے سینہ تک تہا جسم نور پاک و نورانی نشان اک پشت پر شا نو میں تہا مہر نبوت کا تہی زیبا دست و پا اور اٹھلکیاں بار یک ہنوت گس گس کر نہیں سکتی تہی انکھ جسم اطر کو گذرتی تہی جد سے گلی کو بچے مکتے ہنوت</p>	
	<p>میان تہا اے عشقی سب اعضا خود بصورت تہی حسین تر کیوں نہوسب سے کہ محبوب یزدان تھا</p>	

غزل غیر منقوطة	
<p> دیر بودم سدا کلمه رسول الله کا سب کو حمد الله اک سب کو ملا اس کا دل مرا سو کر حرم اک گهر سوا الله کا حال گر معلوم بود دل آگاه کا و در دم کر لاله اور الله کا اک بیجا کا لا سا سوگا اور دود آہ کا و در ہر اک ہم سدا کلمہ ہو حمد الله کا داد دو ہر اک کہو کلمہ سرا سر راہ کا سب کو حاصل ہو سدا دورہ کلام الله کا اس طرح سب کو ملا اظہر کلام الله کا ہو اگر طالع رسا گر ہو کر م الله کا </p>	<p> دیر ہو آرام دل کا اسم ہو الله کا دل مرا سیر دم ہوا سیر دورہ الله کا دوسرا ہوگا کہو اس گھر کا مالک طرح مردم مگرہ کو حاصل ہو سدا راہ براد گنجو کامل با سوا الله کو الکت کر دل لگا دود آہ دل ہو گر اس طرح دل سب کو مل دل ہو اسرورہ آرام دل ہو کو ملا دل مراد الہ ہوا لدار کا لو سب کو مو و در ہو الحمد الله اور ہر اک اور اک دل کے ہو آرام حاصل علم اس کا ہو اگر دور ہوگا درد دل سیرور ہوگا دل مرا </p>
<p> دل ہو اور ہو دل کو در د الله کا ہر دم قول سر ہو اور سو داسدا سر کو رسول الله کا </p>	
غزل ولہ	
<p> لو ہو الله دلدادہ رسول الله کا لو ہو دل کو ارادہ اور اس در گاہ کا راہ دکھلا کر ہو ارادہ الہ ہر گراہ کا </p>	<p> مہر کو صل علی سو داسدا اس ماہ کا رحم کر سب کو کہنا دو در رسول الله کا مالک راہ بد اسرورہ دو عالم ہو </p>

<p>مرح احمد اور مرح آل احمد کو لکھا ظاہر واطہر محمد اور محمود و سلام حکیم اللہ کا کہو حکم محمد کو مدام لو اگر اسم محمد اور گر مسوع ہو کلمہ احمد ہوا اگر ام احمد کا گواہ دیکھو اس سرور عالم کا ہوا سودا اہل دل پر مردہ دل ہر دم ہوا لکھ احمد</p>	<p>ہر سر مصرع کہا اول درود اللہ کا اسم حامد اور ہوا احمد رسول اللہ کا کلمہ احمد ہوا ہر اک کلام اللہ کا کہہ درود اللہ کا ہر دم سلام اللہ کا لولہ اسم محمد اور اسم اللہ کا حال لو ہو کہ ہوا معلوم کوہ و کاہ کا کلمہ احمد ہوا اسم امر روح اللہ کا</p>
<p>دل ہر آل محمد کا ہوا والہ ولا ہر سدا آل محمد کو سلام اللہ کا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>ست ہون میں پیکی جام مصطفیٰ عرش سے بڑھ کر ہے جام مصطفیٰ آپ خود عاشق ہوا او نہر خدا جو ہے انکا حکم ہے حکم خدا حق نے دیکھو تو شب مراج میں فرش رہا آنکھوں کو اگر تو نہیں ملے سب گنہگاروں کو بخشا شینے آپ دل پریشان ہی ہو ہے مجھ کو بھی</p>	<p>دم بدم ہے لب پر نام مصطفیٰ سب سے اعلیٰ ہے مقام مصطفیٰ جدا حسن تمام مصطفیٰ ہے کلام حق کلام مصطفیٰ کیا کیا ہے احقر ام مصطفیٰ دیکھ کر حسن خیر ام مصطفیٰ واہ کیا ہے لطف عام مصطفیٰ عشق زلف شک فام مصطفیٰ</p>

<p>پرچیت کیا ہو مرا نام و نشان بہجت ہے جو محمد پرورد</p>	<p>بندہ حق ہوں غلام مصطفیٰ اوسکو آتا ہے سلام مصطفیٰ</p>
<p>کیون نہو عشقی تجھے عشق بنی ہے ازل سے تو غلام مصطفیٰ</p>	
<p>غزل رولف پ</p>	
<p>دکھا دیکھو میرے دلربا کا مجھ کو دریا غم فرت سے روتی ہیں مری چٹان تریا نہ دن کو چین آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے وہ دل بکا رہے جسمیں نہیں ہے عشق کا جلا بٹھا کر سامنے یا حسین کو دیکھتا ہوں میں فراق یار میں درد کے وصل ہو گیا ہوں میں بہلا ہم کو جا میں اور ہم کس کو راہ میں اوی مشورے کرے اوسکے ولین ہی کجیر مرا عشق نازک تر ہے عالم کے حنیوں سے جدائی میں مرے محبوب کی یہ حال ہے میرا</p>	<p>بنا دے میرے شوق دلو میرا راہ پر یہ وہ درد جس سے نکلتے ہوتا ہے جگیا فراق یار میں ہے بقراری اس قدر یا صدف ناخیر تر ہے وہ نہیں جہیں گہریا تاشہ تیری تدبیر کا جو ہے مد نظر یا ملا میری ریاضت کا مجھے آخر ثریا ہے عاجز اپنے قسمت کے نوشتہ سے بشیر مراد لگیا ہے جس طرح سے اوسکا گہریا کہ ہوتا بار ہے اوپر جڑ پٹی ہے نظر یا کہ رو دیتا ہے ایشمن ہی جھکو دیکھ کر یا</p>
<p>ترا عاشق ہے عشقی عاقبت ناخیر ہو اسکی بچا اسکو ہر اک شر سے پئے خیر البشر یا</p>	
<p>عندل</p>	

<p>آتا نظر نہیں مجھے کچھ بھی سواسے دوست سودا ہے سر میں دوست کا دل میں ہو دوست وہ آشنا ہمارا ہے ہم آشنا دوست دیکھو تو عین لطف ہے جو ہے جفا کے دوست چاہے تو جان تک بھی ہے حاضر ہر دوست رکتا نہیں بیان میں کیو سواسے دوست ایسے بہری ہے اب سرے دل میں دلا دوست بہتر ہے وہ جو کام مصیبت میں آئے دوست کوئی بگاڑے کیا اور سے محکوم بنا دوست جس وقت دوست آپ ہو حاجت رسا دوست</p>	<p>ستیا ہوں اس طرح میں جو تھا دوست دل چاہتا ہی سر موہا اور پاس دوست اوسکے سوا کسی کو بھی ہم جانتے نہیں تکلیف میں خدا کو بہت یاد کرتے ہیں اوسکے سوا نہیں کوئی محکوم عزیز تر میں دوست کا ہوں دوست تو دشمن کا خیر خواہ آتا خیال عزیز کا دل میں سرے نہیں ہوتے ہیں یوں خوشی میں تو ہر ایک مستدار کوئی بنا گیا اور سے محکوم بگاڑے یار پہر مانگنے کی غیر سے کیا احتیاج ہے</p>
---	---

کہتے ہیں سب یہ حالت محنتی کو دیکھ کر
ایسا ہی اپنے دوست سے دلوں گئے دوست

عزل

<p>محکم بقاے دوست نہیں بے نقاے دوست دلبر ہے دل کو واسطے دل ہے براے دوست ہے جاے شکر جو کہ دیا ہے عطاے دوست دشمن سے کم نہیں وہ جو دیکھے خطاے دوست پوچھا دے محکوم تار و دولت سراے دوست</p>	<p>غم کہا کہ ہجر یار میں کیوں مر نہاے دوست دل میں گہی بی غیر کے جاو سواسے دوست دینا رز دیا مجھے یا داغ غم دیا آتا نظر ہر دوست کو کب عیب دوست کا یار بہ شمار ہا بہت شوق و میل یار</p>
---	--

<p>بہلو میں میر رہتا ہے دشمن بجایے دوست رشک جنان ہے کو چھو چیرت نرا کے دوست دشمن کو بھی برا نکہتوں میں چھ جا کے دوست لبتا ہے دل سے نہ محکو بہلائے دوست راضی ہوں اوس سے میں بھی جو کچھ نہا دوست</p>	<p>محکو کیا ہے عشق میں دل نے مرے خراب جانا ہے جو لپٹ کے وہ آتا نہیں اوہر ہر ایک کی بہلائی ہے بس میری نظر عاشق کے حق میں غفلت معشوق ہر لطف و کرم کرے کہ وہ جو روح جفا کرے</p>
<p>عشق قدم پر یار کے سر کو کر و نشر رہتا ہے دوست دل سے ہمیشہ جدا دوست</p>	
<p>آئی نظر شان خدا شان محمد دل سیر انداز جان ہے قربان محمد یہ ایک کچی لاک میں امان محمد رہتا ہوں سد اطالب و خواہان محمد عاشق ہے خدا ہے وہ ہے شان محمد کہتے ہیں مجھے حافظ تر آن محمد جنت سے ہے خوش محکو بیا بان محمد فرمان خدا ہے جو ہے فرمان محمد سبطین جو ہیں میں گل ریحان محمد دلمین ہے مرے جلوہ پہن ان محمد</p>	<p>حاصل ہے مجھے رتبہ عرفان محمد ہے میری نظر میں رخ تابان محمد ہم سب نے یہ پائے جو دامن سب سے ہے عشق مرے دلو جو محبوب خدا سے کیا خلق ہے کیا شکل ہے کیا جن ہے کیا نو ہے یاد سد اصحف رخا ربی کی دیوانہ ہوں میں عشق میں محبوب خدا کے جو بات ہر انکی وہ نہیں وحی سے خالی زہرا ہے کلی اور گل ورد علی ہیں سراج ہے آتے ہیں نبی مرشد خدا کے</p>

مولا کے سوا غیر سے کیا کام ہے عشقی	عزل	کیا اور کو سمجھین کے غلامان محمد
<p>دلہین پہ پیرے جلوہ ایمان محمد ہے دیدہ روشن مرا یوان محمد ہر سو ہے اسی نور کا جلوہ نظر آتا میں زندہ جاوید بنونِ خضر کی صورت دلِ روضہ اقدس سے توسینہ ہے مدینہ خوش آئینہ پیرِ روضہ رضوان مجھے کیونکر حافظ ہے خدا جس کا اسی خوف ہے کس کا جان دیتے ہیں پروانہ صفت جن دلا ایک مہتابی ہے اک روضہ پر نور کی مہتاب میں آلِ نبی اور جراحاب بنی ہیں</p>		<p>جو حق کی صفت ہے وہ ہر شایان محمد میں ہر دم دیدہ مرے دربان محمد جب دیکھتا ہوں روئے درخشاں محمد اجائیں نظر گرب خندان محمد آتی ہے نظر اوسین مجھے شان محمد ہوں بلبل شیدا گلستان محمد ہر حال میں خالق تھا نگہبان محمد ہے نور خدا شمع سر و زان محمد یشس ہے اک شمشہ ایوان محمد میں سلطنت دین میں یہ اعیان محمد</p>
حضرت کی حضور کی کا ہے عشقی کو بہت شوق		یا رب تو بنا دے اس سے مہربان محمد
		عزل
<p>نور ازل کا حسن جو ہے خودہ جان عشق الفت بہر ایہ دم ہے مرا پاسبان عشق سارے زمانہ میں ہے یہ لیکتا جواں عشق اشفگی و رنج یہ ہیں مہربان عشق</p>		<p>زندہ ہے مثل روح تن جاودان عشق وہ ہے مکین دل یہ مرا ہے مکان عشق وہ ہے اس سے کیوں نہ ہے جس کا بھی دل در و خون و دشت و دیوانگی و نسیم</p>

<p>اسین ہر جنس الفت و مہر و وفا و شوق دینا کی نعمتوں سے سدا دل ہے اوسکا سیر کیا زائد کو عشق کے ہے حال کی خبر کچھ درد و دل پہ اجنت جان سے نہیں حکم الفت انہیں ہے جبین وہ انسان نہیں خبر عشق عاشقوں کو نہیں اور کوئی کام</p>	<p>عاشق ہیں جسے گرم ہے دایم دکان عشق ہو جو کوئی جہانیں نیکو از خواں عشق اس کیفیت کو جانتے ہیں میکشان عشق فتنہ گری میں ایک ہیں خور و کلاں عشق ہیں آدمی وہی کہ جو میں مردمان عشق مرے طلب میں عشق کے ہیں طالبان عشق</p>
<p>معلوم کیا کیسے کہ کیا چیز ہے یہ عشق عشقی سے چہرہ حال کہ ہے قدر دان عشق</p>	
<p>عزل</p>	
<p>کرتا ہوں وصف حسن جو میں اور بیان عشق کعبہ کے ہے مقام سے اعلیٰ مکان عشق دنیا و دین سے کچھ نہیں ہے عاشقوں کو کام بے شوق تا بہ عشق رسائی محال ہے یہ رنگ زرد و درد و دل نالہ با سے سر اوڑھتا نہیں ہے خاک سے اسکا گرا ہوا مچھو نہ تھی یہ آتش بہان کی کچھ خبر بے حس عشق کا نہیں ملتا ہے کچھ مزا عاشق مزاج ہو نہیں ہر دونوں سے مچھو کام</p>	<p>گو یا زبان حسن ہو نہیں اور لسان عشق کرتے ملک ہیں مجدہ وہ ہے استہان عشق دونوں جہان سے یہ جدا ہے جہان عشق ہمت میں کہتے مچھو رہے زربان عشق سب جانتے ہیں اسکو کہ ہے یہ نشان عشق افشا دیہ سمجھتے ہیں افتادگان عشق دلکو جلاتا ہے مرے سوز بہان عشق یار حسین ملے تو ہوں کامران عشق مداح حسن کا ہو کہی مدح خواں عشق</p>

برسیگا ابرہیم تو پہو لینگے داغ دل	شاداب تر رہے گا سدا بوستانِ عشق
عشقی ہی جان و دل سے ہوا خواہ عشق ہے پہو لین نہ اپنے دوست کو سب دوستانِ عشق	
غزل	
سرت پنازل ہے میں پنا بادہ خوار حسن برتر خیال و عقل سے میں کار و بار حسن نور ازل حال ابد اسکی اصل ہے بیخود ہر ایک ہوتا حال او سکا دیکھ کر انسان کو خدا نے جو بخشی میں خوبیاں ناز و اداب ہی شوخی و افسوس کم نہیں دنیا میں جو ہے اسکا ہے بندہ بنا ہوا پیدا یہ حسن و عشق سے ہر دو جہاں ہوئے ہوتے ہیں اسکو دیکھ کے تازہ دانِ جگر کیونکہ سب سے حسن کا نازک مزاج ہو	سر میں ہے بس سرور سے خوشگوار حسن عالم میں ایک عشق ہے بس رازدار حسن ہم جانتے ہیں سب سے ہر عالی تبار حسن ہوتی اگر حیا نہ کہی پردہ دار حسن ہے مرتبہ میں سب سے زیادہ وقار حسن ہیں دلبری میں ایک صغار و کبار حسن امد کی ہے شان بت نامدار حسن روز ازل جو عشق ہوا ہمکنار حسن آنکھوں میں جان فرما ہے عجب سترہ دار حسن کہتا ہے ناز سے اسے پروردگار حسن
عشقی ہے عشق و حسن سے اک مجکو رابلہ میں عشق کا ہوں یا تو ہوں دوستدار حسن	
غزل	
ہے گلشن جہاں میں عجاوب بہار حسن	دکھاتا لاکھ رنگ ہے رنگ ہزار حسن

<p>ہر حال میں ہے عشق اطاعت گزار حسن مشہور عشق سے ہی ہوا نام حسن کا عاشق کو رنج ہو تو ہے معشوق کو ہی رنج عاشق تمام دل سے جو بھرتے ہیں سکام بیجا ہے کیا جو یار کے ہم پاؤں ہی چرین محبوب حق نے حسن کا جلوہ دکھا دیا صورت ہو یا ر خوب تو سیرت ہی خوب ہے بس خالق جمیل کو بہار اجال ہے جلوہ اوسی کے نور کا ہے تحت و فوقین</p>	<p>عاشق پر جبر کرے کو ہے اختیار حسن قصہ ہمارے عشق کا ہے یادگار حسن ہے بغیر عشق کہاں ہے قرار حسن پیارا ہی سب کہاں سے ہی بڑھ کے یار حسن کرنا ضرور عشق کو ہے انگسار حسن ہتا دتوں سے عشق کو اک انتھار حسن اخلاق کا بھی حسن ہے زیب شعار حسن رکتا غریز حسن کو ہے کردگار حسن ارض و سما میں شگلے آئینہ دار حسن</p>
---	--

عشقی غریز حسن سے محکو نہیں کوئی
رہتا ہوں جان و دل سے سدا میں نشان

عشق

<p>خدا کے واسطے اوس سے محکو عشق بازی ہے ہے کہتا خاک پر میرا سیلے ہر اک بازی ہے خدا سے ہم سوا او سکی محبت کے نہیں چہتے بتوں کے حسن میں شان خدا کو دیکھتا نہیں وہ شاہ حسن کو مجھ میں بلا نیکی نہیں دشت جگر بتا ہے پانی ہو کے میرا سا تھو اشکو</p>	<p>حقیقی عشق کا زینہ سیہ ہے عشق مجازی ہے کہ ہوتی خاکساری سے میر سر فرازی ہے کہ حاصل ہو کو اوس کے فضل سے یہ بے نیازی ہے حیدوں سے جو منظور نظر زظارہ بازی ہے اگر وہ آپ آتا ہے تو بس کہیں نوازی ہے حرارت سے تب فرقہ کی اب یہ جان گزاری ہے</p>
---	--

<p>اوشاؤن رنج تیرے دہشت جو کچھ ہے نرملتا ہے تو میں میں اور دنیا کا عاشق کو فدا جس ملک انسان ہی کیا میں حسن کیا پر کرو وعدہ نہ کل کا وصل سے خوش آج ہی کرو</p>	<p>جو بستی رہ میں ہو تیری وہ میں مرزا سی جہان کی بازی نہیں سب سے بہتر عشق بازی خدا ہی جس کا ہے عاشق وہ محبوب مجازی اگر منظور ملنا ہے تو ہر کیا حیلہ سازی ہے</p>
<p>پریشانی میں یہ کتنی لطافتی نہیں عشقی شب وقت میں کیا روز قیامت کی درازی</p>	
<p>عزل</p>	
<p>آج دنیا میں حبیب کبریا پیدا ہوئے شاہ شاہان پادشاہ انبیا پیدا ہوئے ہر عالم پر پاک جگہ حق کو منظور نظر دلبر یا ششم سرور جان عبد المطلب مان گے ابراہیم نے جن کے لئے حق ہے دعا آمد آمد کی بشارت جنکی تھی یہی نے دی دونوں عالم ہیں قدم سے جنکے روشن ہو گئے دور جن سے تیرگی شرک ضلالت کی ہو گئی شق اشارے سے ہوا جنکے قراظلاک پر ابر رحمت کی طرح وہ رحمتہ للعالمین وصف چکا ہے خدا نے خود کیا عشقی بیان</p>	<p>رحمت عالم محمد مصطفیٰ پیدا ہوئے سید الابرار محبوب خدا پیدا ہوئے وہ حبیب کبریا نور خدا پیدا ہوئے آمنہ خاتون کی ہیں دلبر یا پیدا ہوئے ہیں وہی مکہ میں عین مدعا پیدا ہوئے وہ لیشیر و مخبر خوف ورجا پیدا ہوئے عالم امکان میں وہ شمس الضحیٰ پیدا ہوئے وہ مدبر نور و بدر الدجی پیدا ہوئے صاحب اعجاز وہ معجز غا پیدا ہوئے تازہ گلزار جہان میں سے ہوا پیدا ہوئے وہ شہ دین لایق مدح و ثنا پیدا ہوئے</p>

<p>مقتدی جنگی ہیں سبب مقتدی پیدا ہوئے غزل مادی کل ہیرا ہدی پیدا ہوئے</p>	<p>مقتدی جنگی ہیں سبب مقتدی پیدا ہوئے</p>
<p>جنگی پیدا ایش سے یہارض و سما پیدا ہوئے وہ نبی صل علی صل علی پیدا ہوئے اب وہی سرچشمہ آب بقا پیدا ہوئے نام جنگا درود دل کے ہر دو پیدا ہوئے مظهر حق مصدر مہر و وفا پیدا ہوئے اشرف عالم امام الالقیہ پیدا ہوئے وہ مظهر وہ بشریٰ الالذ کیا پیدا ہوئے حامی زار و غریب و مینو پیدا ہوئے طالبو نکر مقصد و مطلب روا پیدا ہوئے</p>	<p>مالک دین سرور ہر دوسرا پیدا ہوئے بیجا خیر خدا ہے اور فرشتے سب درود مضر ہی نشہ تہے جنگی چشمہ دیدار کے فرومیشی وہ سیکھا جہاں صل علی سعدن لطف و عنایت مخزن جود و کرم صاحب خلق و ادب عالی سبب الالہ جنگی آبا پاک ہیں طاہرین جنگی امہات دستگیر مکیان مسکین نواز و داور راحت دل خستگان آرام جان عاشقان</p>
<p>شاد دل کیونکر نہو عشقی کہ وہ محبوب رب سبب پر واجب جنگی ہے ہر دو لا پیدا ہوئے</p>	<p>شاد دل کیونکر نہو عشقی کہ وہ محبوب رب سبب پر واجب جنگی ہے ہر دو لا پیدا ہوئے</p>
<p>غزل</p>	<p>غزل</p>
<p>دوسرا کوئی نہیں متسا پیر یا نبی یک نظر محکوک کہا دور سے انور یا نبی جلتے ہیں جس جاسے پر جبریل کے پر یا نبی آپ ہی ہوں شیعہ روز محشر یا نبی اچکار و فہ بھی ہے جنت ہی بڑا بکریا نبی</p>	<p>تم ہو مطلوب خدا محبوب داور یا نبی شوق ہے دیدار کا دل میں فروز تر یا نبی لیکنے تشریف تم اوس جاسے پر جبریل ہے ہر و سا اچکار ہم ماحیوں کو حشر میں خلد سے ہر زیارت آفرین جو رو ملک</p>

<p>ہوا اگر حاصل مجھے رو بہ بین رویت لگی خوف کھوٹشنگی کا روز محشر کے نہیں اہل دین کو خوف ہوج بگردینا کا نہیں رہنمائی کا تمہارے خضر ہی محتاج ہے عاشقوں کی آپ کے ہے عشق میں مالیت</p>	<p>جاگتا دیشیگے خواب میں میرے مقدر یا نبی آپ ہی مالک التئیم و کوثر یا نبی نام تیرا کشتی دین کا ہے لنگر یا نبی آپ ہے راہ حقیقت کی ہو رہبر یا نبی ہے کوئی بخود کوئی حیران و ششدر یا نبی</p>
<p>طاب مل ہا یوں بہا عشقی نہیں آپ کے الطاف کا سایہ ہو سر پر یا نبی</p>	
غزل	
<p>ایکی فرقت سے دل میرا ہے مضطرب یا نبی سچ دیتا ہے مجھے چرخ ستار یا نبی استان پر جہ سائی کی تھا ہے مجھے ہے تنہا اور کے جاؤں آپ کے روضہ ملک در پہ اپنے اب بلا لیجے مجھے بہر خدا نیشہ سے جھکے رہوں شرار و سرخوش میں جلوہ حق دیکھ لو نگاہ میں ہی موسیٰ کی طرح درد و دل سے سر سے سودا اچکا ہے نہ جا دم نکلیجے یہ تن سے ساتھ نام پاک کے صدق دل سے بسن بان پر کلہا طیب پر</p>	<p>مثل دریا بہر ہے ہین دیدہ تر یا نبی کیسے میری دستگیری بہر حیدر یا نبی سنگ دروہ اچکا میرا ہو یہ سر یا نبی لوٹتا ہے دل مرا مثل کبوتر یا نبی درد فرقت سے ہے دل بیتاب اکثر یا نبی عشق کا اپنے پلا دیجے وہ ساغر یا نبی اچکا دیدار گر ہو گا میسر یا نبی جب تک ہی جسم میں جان و دوش پر سر یا نبی وقت مروں یا الہی سوز بان پر یا نبی وقت آخر خاتمہ میرا ہو بہتر یا نبی</p>

شاد عشقی کو رکھو مولاد و عالم میں سدا
واسطے شبیر کر از بہر شہر یابانی

غزل

آہی ل کو میرے مثل آئینہ مفا کر دے
محبت اپنی اور الفت محمد کی عطا کر دے
سوا تیرے ہوں محتاج میں بہر غیر کا یاب
برائے مصطفیٰ برائے ہر اک آرزو میرے
ثروتِ دل ہے سینہ میں گرا بکرا کو دن یاب
ہر اک آزار سے اور رنج سے تو دی شفا مجھ کو
میں بندہ ہو تو مالک ہر من عاجز ہوں تو قادر
جو بیگانہ ہی تیرا دوس سے بیگانہ رہو غین ہی
آہی دوست تو ہر دوست دشمن کو بہی چہا کر دے
پہر امچکو نہ اب تو در بدر مثل گدا یا رب
ہوں ماضی مغفرت کی پریمجھے امید سے تجھے

سراسر دور دل سے کینہ و کیر و ریا کر دے
انصاف اپنا مجھ کو مصطفیٰ پر سے فدا کر دے
درِ مقصد سے ہر اس طرح دست مدد کر دے
بحقِ مرتضیٰ ہر اک مرا مطلب روا کر دے
کسی موت سے تو دلی مرے شکنیں ذرا کر دے
میرے ہر ایک یہ دہل کی تو یارب دوا کر دے
میرے ہر عقدہ لامل کن یارب تویی واکر دے
جو تیرا آشنا ہو اس کو مجھ کو آشنا کر دے
برائی جو کرے مجھے تو اسکا بھی بدلہ کر دے
جو دنیا ہو مجھے تو اپنے ہی در پر ہلا کر دے
نظرِ رحمت کی فرما عفو تو میری خطا کر دے

کیا ہے نامزد دنیا میں جیسا تو نے عشقی کو
اوسے عقی میں ہی یارب غلامِ مصطفیٰ کر دے

غزل

سپیدی انت حبیبی و شریف العربی
فداؤ لک و حی مع امی و ابی

<p>مرجا سید لولاک شہ جملہ سنئے جب سے او سین ہے بہر عشق رسول نور سے اپنی کیا جگہ خدا نے پیدا مولد پاک عرب ہے عربی تیری زبان پہنے نخلین گیا عرش معلیٰ پر تو ہے دعا کا ترے خرمہ میں بدینہ کے اثر جام اک وصل کا اے ساتھی کوثر دیکھے عشق محبوب آہی میں مین دیوانہ بون جز گنہ میرے عمل نیک نہیں تو ہی شفیق</p>	<p>افضل و اکمل و ہم منتخب و منتخبی دل صافی ہر آئینہ بنا ہے حلے پہلے آدم سے ہے تو ہی تری عالمی نسب اس لئے آیا ہے قرآن زبان عربی مرتبہ پائے کہاں سے یہ کوئی ادبی ہو نہ ہو سب چاہتے ہیں ایسی ہے فیریں ہجر میں جان ہے ہونٹوں پہ ہے شہید کیا خبر تجھ کو کہ کیا ہے ادب و بڑا دی کر شفاعت تری یہ ہے سبب بوسہ</p>
<p>کرد و اور دے اب اس کے میحہ جہان در پہ اب آیا ہے غمشقی ہے دریاں طہی</p>	
<p>دل سے عاشق ہوں تہا رامین رسول عربی یا آہی جو مجھے بار بدر بار سنئے ہے تب ہجر میں تیرے مجھ کو اتنے لبی اے قریشی لہب و ہاشمی و مطلبی مرتبہ تجھ کو الو العزم کا حق ہے بخشا ترا حافظ تھا خدا اس لئے کہ چل نہ سکا</p>	<p>دل جان میری خدا تجھ پر ایسے میری جا کے محبوب اپنے کروں حاجت طلبی شریت وصل بلا تجھ کو طبیب عربی مثل خورشید ہے روشن تری عالمی کرد یا ختم سل اور رسول اور نبی جہل بوجہل کا آتش زنی بولہبی</p>

<p>پہر ہوا دوسرا اب کوئی نہ لایا جس کے در و فرقت سے ترے دل پر بیت انوار و وصل سے اپنے عطا کرے دل کو شکنج عقل کل کی نہیں طاقت کہ جو یہاں سے روح میں تیری ہلانے کی نہیں ہے طاقت</p>	<p>کیا ترے جسم پر شریف رسالت ہی بہی کچھ دوا درد کی کیجے مرے والا مصلحتی ہجرت میں ترے شبِ روز سے اک مضطرب کیا ترے رتبہ کو پہنچے یہ مراد میں غبی رہتی ہے نوک زبان عجز سے داتو میں دبی</p>
<p>آخری وقت میں دیدار کہا دے اللہ اب ہے عشقی کو جدائی سے تری جان ملی</p>	
<p>محمس عشقی بر غزل قدسی</p>	
<p>مرحبا ختمِ رسل تاج سر حلیہ بنے مرحبا خیر و رسی یا شمی و مطلبی</p>	<p>مرحبا صاحبِ عالی نسب و حسبی مرحبا سیدِ مکی مدنی العسری</p>
<p>دل و جان با وفایت پر محبِ خوش لبتی</p>	
<p>کیا ترے حسنِ مہر داد کا ہو وصفِ رقم کیا تری بات ہے کیا حسن ہے خالقِ کمال</p>	<p>پہر تے ہیں جملہ حسنیناں جہانِ نیرا دم من بیدلِ بجال تو عجب حیرانم</p>
<p>اللہ اللہ چہ حالست بدین بوا المعجبی</p>	
<p>نور سے اپنے ترانہ کیا حق نے جدا اک تری وجہ سے پیدا ہو میں ہر دور</p>	<p>وہی شاہِ ہوا منش و تری پیدائش کا نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را</p>
<p>برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب</p>	

کیکلم نسخ ہوا نسخہ توریت و زبور	جب شریعت کا ترے ہو گیا نافذ منشور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب گرد ظهور	ہوا نسخ ہوا انجیل میں جو کچھ مذکور
زان سبب آمدہ قرآن بہ زبان عربی	
چرخ ہفتم پہ گیا دیکھلے جنت بہشت	کر کے علم سبھی اقصیٰ کے وہ رہ اور وہ بہشت
شب عروج عروج تو زانک کدشت	لامکان عرش کی اکدم میں کی تو کدشت
بقا کے سیدی رسد پہنچ سبے	
تختے ہر ایک کا پہلا پہلا ہے باغ مرام	ابر رحمت سے ترے تازہ ہو گلزار نام
نخل بہستان مدینہ ز تو سر سبز مدام	جس سے شاداب شجر ہی ہیں وہ ہر فیض عام
زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں طہی	
جان ہو ٹونہ ہے تکرے ہوا جانا ہے جگر	تری فرقت میں مری ہو گئی حالت بتر
چشم حمت بکشا سوے من ماند از نظر	ترے دیدار کو رو تے ہیں مرے دیدہ تر
اسے قریشی یقینی ہاشمی و مطلبی	
طہش غم سے ہر آب نشنگی از حد ہیات	آتش سحر سے جلتا ہے کلیجہ و نزات
ماہہ ششہ لبائیم توئی آب حیات	شریب وصل بلا ہلکود اس غم سے بجات
رحم فرما کہ زحد میگذرد ششہ لبی	
جسمیں کہتا نہیں بے اذن درشتہ قہم	ہے ترا بیت مقدس شرف بیت حرم
نسبت خود بہ سگت کردم و بس سلف علم	تری درباری کا جبریل کو ہے فخر آتم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئی تو شدہ ز ادبی	

دل میں ہے دوست پرستے عجبین ہر جی	شریت وصل بلا محک و طبیب روحی
دیکھ کر عشق میں عیشی کی بہت تینالی	سیدی انت عیبی و طبیب تلبی

آمدہ سو سے تو قدسی ہے دران طلبی

سلام عربی

یا شفیع الوری سلام علیک	یا نبی الہدی سلام علیک
خاتم الانبیاء سلام علیک	ستارہ الاصفیاء سلام علیک
احمد لیس مثلك احد	مرحباً مرحباً سلام علیک
واجب حبک علی المخلوق	یا حبیب علا سلام علیک
اعظم الخلق اشرف الشرف	افضل الازکیاء سلام علیک
کشف منک ظلمت الظلم	انت بدرا الذی سلام علیک
طلعت منک کواکب القرآن	انت شمس الصبی سلام علیک
محبط الوحي منزل القرآن	یا حبیب الہدی سلام علیک
انک مقصدی و ملجائی	انک مدد سلام علیک
مطلبہ لیس یا حبیب سواک	انت مطلوبہ سلام علیک
سیدی یا حبیب مولا بی	لک روحی وید اسلام علیک

هذا قول علامک عیشی

منہ یا مصطفی سلام علیک

سلام اردو

<p> احمد مجتبیٰ سلام علیک یا حبیب خدا سلام علیک اور بے انتہا سلام علیک بہجتے ہیں سدا سلام علیک صلوٰۃ و ثنا سلام علیک تا بروز جزا سلام علیک واہ صل سلام علیک دین کے رہنا سلام علیک سب کے حاجت و اسلام علیک خلق کے پیشوا سلام علیک بحرِ جود و سخا سلام علیک </p>	<p> اس شے دوسرا سلام علیک سرور اولیا سلام علیک اتب پر ہو درود نامعدود خود خدا اور ملائکہ اوس کے اگل پر ہو تحیت و تسلیم عاصیوں کے ہو تم شفاعت خواہ ذات اقدس ہے رحمت عالم ہادی جن و انس رہبر حق تو دستگیرِ جان ہو تم بیشک اے مری غریب و مسکین کے قلزم فیض ایسا ہے روان </p>
--	---

<p> بہجتا جان و دل سے ہے عشقی دم بدم دایما سلام علیک </p>
--

<p> غزل </p>

<p> صبح و سہا پہی مرار روزہ نماز ہے اوس کے نیاز عجب او نہیں مجھ سے نماز ہے وان شمع کو بھی چرچین سوز و گداز ہے </p>	<p> غیر دن سے احتراز ہے اوس کے نیاز ہے گردن خمیدہ میں ہوں تو وہ سر دراز ہے فرقت میں کیا بنگلہ ہے پروانہ مرہاں ہے </p>
--	---

<p>منظور چشم دل سے ہر نظارہ یار کا راز و نیاز عاشق و معشوق میں جوین دیکھو دیا ر عشق میں نیرنگ حسن کا مجھ کو نہیں ہے غیر سے کچھ حاجت نیاز کو تازہ دست چاہئے دنیا کی حرص سے کر دے اگر وہ چاہے تو ذرہ کو کتاب عاشق میں یار کا ہون پری ہو لو کیا کو</p>	<p>عاشق بھی چشم دوختہ مانند باز ہے میں کیا کہوں کسی سے کہ پوشیدہ راز ہے محمود ہے غلام تو مالک ایاز ہے ہر وقت میں کریم مرا کار ساز ہے کیا فائدہ اسے شیخ جبرائیل دراز ہے اوسکے سوا ہی ہر کوئی نکتہ نواز ہے ناجنس ہے ہمیشہ مجھے احترام ساز ہے</p>
---	--

دیکھو تو یار کون ہے اغیار کون ہے
عشقی خدا نے دی نظر امتیاز ہے

مناجات محرقے

<p>يَا اِلٰهِي اَنْتَ مَوْلَايَ وَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ حَيٌّ وَالْقَدِيْمُ وَالْعَلِيْمُ وَالْمُرِيْدُ اَنْتَ عَزَّ وَجَلَّ قَادِرٌ رَبُّ حَرِيْمٍ اَنْتَ رَهَّابٌ وَتَوَكَّلْتُ مَعْنَتُ مَعْنِيْ اَنْتَ حَسْبُنَا وَمَسَانِ الْفَيْلُ وَالْكَرِيْمُ قَدْ اَخْلَقْتَنِيْ خَطَايَا مِيْنِ بَيْنِ وَالْيَسَارِ يَا اِلٰهِي اَعْطِنَا حَيْرًا كَثِيْرًا اَدَامُ</p>	<p>تَعْبُدُ اِيَّاكَ وَاِيَّاكَ تَخْنُ تَشْعِيْبُ وَالْكَلِيْمُ وَالشَّمِيْعُ وَبَصِيْرُ الطَّالِبِيْنَ اِنِّي عَبْدٌ ضَعِيْفٌ مُّذْنِبٌ وَاسْتَكِيْرُ اِنِّي يَا رَبِّ مُسْكِيْنٌ ذَقِيْرٌ وَاهْلِيْ اِنِّي عَبْدٌ حَقِيْرٌ وَالدَّلِيْلُ وَالْخَرِيْبُ اَعْظِمْنَا عَفْوَ لَنَا عَافِرًا لِّلْمَذْمُوْمِيْنَ كِيْ اَكُوْنَ فَاغِيْرًا مِّنْ رَّحْمَةِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِ</p>
--	--

<p>رَبِّهِ هَبْلِي مِنْ سُرِّ الْقَلْبِ وَالنُّورِ بِسْمِكَ يَا رَبِّتَا يَا خَيْرَ مُسْئِلٍ بِالَّتِي الْمُصْطَفَى يَا رَبِّتَا بِالْعِصْرَةِ رَبِّتَا أَغْفِرْ لَنَا وَاعْفِرْ أَبَا أُمَيَّةَ</p>	<p>وَالْقَوَاءِ الْحَنِيمِ لِطَعَامِكَ فِي كُلِّ حِينٍ أَعْطِنَا وَبِقِيَّةِ تَرْبِيَةِ لِقَاءِ مَبْدِيٍّ بِالضُّعْفِ وَالْأَدْبَارِ وَالْأَمِيَّةِ وَالْمُسْلِمِينَ ثُمَّ كُلِّ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ كُلِّ الْمُسْلِمِينَ</p>
--	--

وله

<p>أَنْتَ هَادِي إِهْدِنِي صِرَاطَ الصَّالِحِينَ لَا حَاجَ لِي إِلَّا بِكَ يَا عَلِيمُ الدُّعَا أَجْزِرَ رَبِّتَا مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ عَافِيٍّ مِنْ تَرْبَادَاعٍ وَخَاسِيٍّ مِنْ رَبِّتَا الْخَفِيطِينَ الْكَافَاتِ مِنْ كُلِّ الْبَسَا رَبِّتَا أَرِ الْكَلْبَ رِزْقًا لَهَا لَطِيبًا أَعْطِنِي خَيْرَ الْكَثَرِ أَوْ الْأَمَانِ وَالْفَلَاحِ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَبِرًّا نَادِعًا وَعَمَلًا أَنْتَ خَلَقْتَ فِي وَرَقِ آتِي وَمَوْلَا الْجَلِيلِ كُلِّ أَمَانِي بِكَ إِسْمِي عَلَامُ مُصْطَفَى</p>	<p>حَبِّ لَنَا وَأَنْتَ عَلِيمٌ يَا أَمَانُ الْحَافِينَ لَا سُوَالِي إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ السَّائِلِينَ مِنْ شَرِّ الْمَوْدُونِ الْفُصَيْدِ الْحَاسِدِينَ مِنْ شَرِّ الْحِجَّةِ وَالنَّاسِ نَشْرُ الطَّاهِرِينَ ثُمَّ مِنْ حَزْنٍ وَغَمٍّ أَنْتَ خَيْرُ الْخَافِطِينَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَاسِعِينَ أَنْتَ خَيْرُ الْمُرْتَبِينَ وَالْفَرَجِ وَالْفَنَاءِ ثُمَّ لِسَانُ الشَّاكِرِينَ ثُمَّ غُرَارُ الْخَلَاصِ وَالْمَصَائِدِ الْبَاقِينَ لَيْسَ مَطْلُوبِي سِوَاكَ يَا خَيْرَ الْمَعْنَيْنِ رَبِّتَا أَغْفِرْ لِي وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُسْلِمِينَ</p>
---	--

رَبِّتَا أَلْبَسْ بَنِيَّ مِنْكَ إِتْحَافَ السَّلَامِ
ثُمَّ لِي الطَّيِّبِ وَاهْلِيَّتِ الطَّاهِرِينَ

	ولہ	
يَا اَللّٰهُ اَعْطِ قَلْبًا سَاكِرًا رَاضِيًا مِنْكَ شَكُورًا صَابِرًا		رَبِّتَا هَبْنِي لِسَانًا ذَاكِرًا لَتَمَّ اجْعَلْنِي غَنِيًّا وَفَانِيًّا
رباعی		
بجود ہے ہر اک پیسے شراب غفلت انسا تو کرے کوئی حساب غفلت		دنیا کا خیال ہے کہ خواب غفلت یاں کس لے آئے تہے کئے کیا کیا کام
	ولہ	۵۶۳۶۲
کچھ کام نہ دنیا سے نہ عقبی سے ہے عشقی مجھے کام میرے مولا سے ہے		مطلب مجھے ادنیٰ سے نہ اعلیٰ سے ہے بندہ میں خدا کا ہون اوسیکی ہے طلب
قطعه تارنج طبع گلدستہ ہذا از مصنف		
اس تارنج میں لفظ جان (جسکے لفظی معنی روح کے اور برادری معنی محبوب کے ہیں) نہ لام معقول و مقبول پڑیں تو یہ لفظ دو معنوں کو شامل ہوگا اگر بلا اصنافِ لام یعنی امر جسکا شہیدی میں جاننا ہے پڑا جائے تو دونوں لطف حاصل ہوگا۔		
یہ تارنج مطبوع و معقول جان یہ اشعار عشقی ہے مقبول جان		ملی طبع کی کیا یہ تارنج عشقی یہ یافت نے مصرع کہا گوش دلہن
قطعه تارنج طبع از شایخ اکار جناب مولوی محمد نصیر الدین صاحب تخلص ناصر		
مرے تخلص غلام مصطفیٰ عشقی تخلص جان قابل ہے عمدہ فکر ہے نیکو تفحص ۱۳ ۱۳		چہاں اندونہ کچھ طبع زاد اشعار ہے سراضافات سے ناصر نے یہ تارنج لکھی

CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۱ } ACC. No. ۵۴۳۴۲
 AUTHOR { م. ج. ع. } غنی، علامہ
 TITLE { (۲۱۳۴) } کلام - مکتبہ

T1111001
 T1111005

THE BOOK MUST BE RETURNED BY THE TIME

م. ج. ع. ۸۹۱۵۴۳۱
 ۵۴۳۴۲
 غنی، علامہ
 (۲۱۳۴) - کلام - مکتبہ

Date	No.	Date	No.
T117.11.01			
20/6			
T11110.05			
24/3			

MAULANA
 AZAD
 LIBRARY



ALIGARH
 MUSLIM
 UNIVERSITY

:-RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

Librarian
 Assistant Librarian
 A. M. U. Aligarh
 Date